تعز من تشاء و تذل من تشاء
قال الله تبارك و تعالیٰ
و رتل القرآن ترتیلا
احسن التجوید
www.KitaboSunnat.com
مبتدیوں کی تجوید
مصنفہ
حضرت مولانا قاری محمد اظہر حسن صاحب مدظلہ عرف ابرار احمد صدیقی امروہی
شیخ التجوید دار العلوم سبیل الرشاد بنگلور (علاقہ میسور)
میر محمد کتب خانہ
آرام باغ، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

تعز من تشاء وتذل من تشاء
قال الله تبارك وتعالى
ورتل القرآن ترتيلا
احسن التجوید
یعنی
مبتدیوں کی تجوید
مصنفہ
حضرت مولنا قاری محمد اظہر حسن صاحب مدظلہ ابرار احمد صدیقی امروہی
شیخ التجوید دار العلوم سبیل الرشاد بنگلور (علاقہ میسور)
میر محمد کتب خانہ
آرام باغ، کراچی
www.KitaboSunnat.com
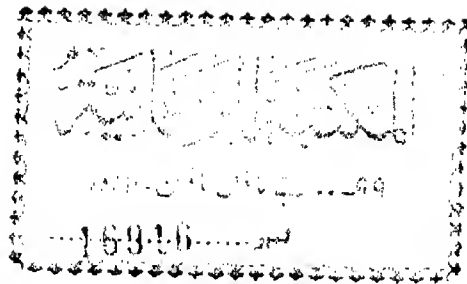
نقل

تحریر تقریظ وحید العصر فرید الدہر استاذ اساتذہ المہرہ شیخنا و شیخ مشائخنا سیدنا و مسندنا منبع التجوید و القراءت البحر العلامہ حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مقری ضیاء الدین احمد صاحب الہ آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ سابق شیخ التجوید والقراءت مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ۔

اللہ پاک کی حمد و شکر خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ پر صلوٰۃ و سلام ہیں نے اس کتاب کو اوّل سے آخر تک سنا اور دیکھا، بہت صحیح پایا۔ محب مکرم جناب قاری محمد اظہر حسن صاحب سلمہ ربہ نے اس کتاب میں ضروری مسائل تجوید کو نہایت سلیس اردو اور صاف عبارت سے بطرز جدید بہت مفید پیش کیا ہے خصوصاً اس میں بعض خصوصیات اور خوبیاں ایسی ہیں جو دوسری کتابوں میں نظر سے نہیں گذریں۔ میرے نزدیک یہ کتاب زمانے کے مناسب اس لائق ہے کہ لوگ اسے پڑھیں اور پڑھائیں اور مدارس اسلامیہ کے نصاب میں داخل کریں۔ اللہ پاک اس کے مؤلف کو جزائے خیر مرحمت فرما کر اپنے کلام کی خدمت کی توفیق زیادہ عنایت فرمائے اور فن تجوید کے حاصل کرنے والوں کو اس کتاب سے فائدہ پہنچائے، آمین بجاہ سید المرسلین۔ فقط۔

شرح دستخط

۱۹ر شعبان المعظم ۱۳۵۵ھ مطابق
۲ر نومبر ۱۹۳۶ء یوم دوشنبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ وخاتم انبیائہ وافضل رسلہ محمد المصطفیٰ وعلی آلہ واصحابہ المجتبیٰ ومن تبعہم واقتفی

اما بعد: ۱۳۸۵ھ میں جس کو اٹھارہ سال کا عرصہ ہوا، مخلصی ومحترمی جناب مولوی حمید احمد صاحب فاضل دیوبند وسابق ناظر صدر انجمن اسلامیہ حیدرآباد دکن کی فرمائش سے مدارس انجمن مذکورہ کے مبتدی اور غیر عربی داں طلبہ کے لئے یہ رسالہ "مبتدیوں کی تجوید" جو مجود اعظم حضرت استاذی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مؤلفہ رسالہ "ضیاء القرات" کی مختصر شرح ہے، جس میں علم تجوید کے ضروری مسائل اور روایت سیدنا حفص کے تمام جزئیات نہایت اختصار کے ساتھ سلیس اور عام فہم اردو میں بیان کئے گئے ہیں، حیدرآباد میں شائع ہوا تھا جو اسی وقت ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگیا اس کی مانگ کا سلسلہ برابر جاری رہا میں فرورت مندوں کو جواب دیدیا کرتا تھا شائقین، کرم فرما احباب اور بزرگوں نے اس کی دوبارہ طباعت کے لئے بارہا فرمایا۔ لیکن بعض مواقعات کے پیش نظر اس کی دوبارہ طباعت معرض التوا میں رہی۔ اب بعض احباب کے اصرار پیہم کی وجہ سے اس پر نظر ثانی اور طبع اول کی کتابت وطباعت کی فروگذاشتوں کی تصحیح کر کے خداوند قدوس عم نوالہ وجل شانہ کے بھروسہ پر اس کو دوبارہ شائع کیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو قبول فرما کر طلبۂ علم تجوید کو فائدہ پہنچائیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

محمد اظہر حسن عرف ابرار احمد صدیقی

مقدمہ تشریح اصطلات کے بیان میں

حرکت - زبر، زیر اور پیش کو کہتے ہیں۔
متحرک - حرکت والا - یعنی وہ حرف، جس پر زبر یا زیر یا پیش ہو۔
سکون - جزم کو کہتے ہیں۔
ساکن - سکون والا یعنی وہ حرف جس پہ سکون یعنی جزم ہو۔
تشدید - کسی حرف کو دو مرتبہ اس طرح پڑھنا کہ ایک مرتبہ ساکن اور دوسری مرتبہ متحرک حرف کی آواز نکلے جیسے ثُمَّ اور اِنَّ۔ ان دونوں مثالوں میں پہلے میم و نون ساکن کی آواز نکلی پھر متحرک کی۔
مشدد - تشدید والا یعنی وہ حرف جس پر تشدید ہو۔
فتحہ - زبر کو کہتے ہیں۔
مفتوح - فتحہ والا۔ یعنی وہ حرف جس پہ فتحہ یعنی زبر ہو۔
ضمہ - پیش کو کہتے ہیں۔
مضموم - ضمہ والا - یعنی وہ حرف جس پہ ضمہ یعنی پیش ہو۔
کسرہ - زیر کو کہتے ہیں۔

مکسور - کسرہ والا یعنی وہ حرف جس کے نیچے کسرہ یعنی زیر ہو۔
تنوین - دو زبر، دو زیر، دو پیش کو کہتے ہیں۔ حقیقت میں یہ بھی نون ہے مگر نون رسمی جو حرف کی شکل میں لکھا جاتا ہے، اس میں اور نونِ تنوین میں یہ فرق ہے کہ تنوین کا نون بجز اس صورت کے کہ دوسرے ساکن حرف سے ملے ہمیشہ ساکن رہتا ہے جیسے عَلِيْمٌ عَلِيْمًا۔ عَلِيْمٍ۔ اور ہمیشہ کلمہ کے آخر میں آتا ہے، شروع اور درمیان میں نہیں آتا۔ صرف اسم کے آخر میں آتا ہے، فعل اور حرف میں نہیں آتا، صرف پڑھا جاتا ہے، حرف کی شکل میں لکھا نہیں جاتا بلکہ دو زبر، دو زیر اور دو پیش کی صورت میں اس کو ظاہر کیا جاتا ہے جس کو علامتِ تنوین کہا جاتا ہے جس جگہ زبر کی تنوین ہو وہاں دو زبر، جس جگہ زیر کی تنوین ہو وہاں دو زیر، اور جس جگہ پیش کی تنوین ہو وہاں دو پیش لکھے جاتے ہیں۔ اور یہ لئے دو زبر دو زیر اور دو پیش سے ایک نون ساکن

پڑھا جاتا ہے مثلاً "ب" نون زبر "بن" اور "ب" دو زبر "بًا" دونوں کے آخر میں نونِ ساکن ہی کی آواز نکلی۔ اور جب تنوین کے بعد کوئی ساکن حرف آتا ہے تو چونکہ عربی میں اجتماعِ ساکنین یعنی دو ساکن کا جمع ہونا جائز نہیں ہے اس لئے تنوین کے اس نونِ ساکن کو عربی کے قاعدے سے زیر دیکر اس کے نونِ مکسور کو دوسرے ساکن حرف سے ملا کر پڑھا جاتا ہے جیسے لُمَزَةِۨ الَّذِیْ وغیرہ۔

مُنَوَّن۔ اُس حرف کو کہتے ہیں جس پر تنوین ہو۔

نونِ رسمی۔ ہر حالت میں متحرک اور ساکن دونوں ہو سکتا ہے۔ کلمے کے شروع میں بھی آتا ہے، درمیان اور آخر میں بھی آتا ہے۔ اسم، فعل اور حرف سب میں آتا ہے پڑھا بھی جاتا ہے اور حرف کی شکل میں لکھا بھی جاتا ہے۔

تجوید۔ ہر حرف کو اس کے اصلی مخرج سے مع جمیع صفات ادا کرنا۔

لحن غلطی کرنا۔ غلط پڑھنا۔

استعاذہ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا۔

بسملہ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا۔

مخرج۔ جس جگہ سے حرف نکلے اس کو مخرج کہتے ہیں۔

خیشوم۔ ناک کا بانسہ یعنی ناک کی جڑ کا اندرونی حصہ غنّے کا مخرج ہے۔

غُنّہ۔ وہ آواز جو خیشوم سے نکلے۔

صفت۔ حرف کی آواز سخت، نرم، پست، بلند، پُر، باریک، جاری۔ یا رکی ہوئی وغیرہ۔

اظہار۔ ہر حرف کو اس کے اصلی مخرج سے مع جمیع صفات بغیر کسی تغیر کے اصلی حالت سے ادا کرنا۔

ادغام۔ ایک حرف ساکن کو دوسرے حرف متحرک میں ملا کر اس طرح پڑھنا کہ وہ دونوں حرف مل کر ایک ایسا مشدد حرف ہو جائے جو ایک ہی مرتبہ ادا ہو۔

مُدغَم۔ پہلا حرف (جس کو ملایا جائے)

مُدغَم فیہ۔ دوسرا حرف (جس میں ملایا جائے)

مثلین۔ ایک ہی قسم کے دو حرف۔

متجانسین۔ ایک مخرج کے دو حرف۔

متقاربین۔ ایسے دو حرف جن کا مخرج
قریب قریب ہو۔

قلب۔ نون ساکن یا تنوین کو میم سے بدلنا

اخفاء۔ حرف کو اس کے اصلی مخرج سے ادا
نہ کرنا بلکہ پوشیدہ کرکے اس کی صرف
صفت غنہ کو بعد کے حرف سے ملا کر
اس طرح پڑھنا کہ تشدید پیدا
نہ ہونے پائے۔

مد۔ حرف مدہ کی آواز کو دو چند یا
سہ چند روایت کے موافق کھینچنا۔

قصر۔ مد نہ کرنا۔

حروف مدہ۔ حروف مدہ تین ہیں
الف(۱) جس واؤ(۲) ساکن
سے پہلے پیش اور جس یا ساکن سے پہلے
زیر ہو جیسے اُوْتِيْنَا وغیرہ۔ الف
ہمیشہ ساکن بلا اضطراری یعنی بغیر جھٹکے ادا ہوتا
ہے۔ اس کے پہلے ہمیشہ زبر ہوتا ہے۔ اس پر
جزم یا کوئی حرکت نہیں لکھی جاتی لہٰذا الف
ہمیشہ مدہ ہوتا ہے۔ کبھی غیر مدہ نہیں ہوتا
اگر واؤ اور یا متحرک ہوں یا واؤ ساکن
سے پہلے پیش اور یائے ساکن سے پہلے زیر
نہ ہو تو یہ دونوں حرف غیر مدہ ہوتے ہیں
زبر، پیش اور زیر کو کھینچنے سے الف، واؤ مدہ
اور یائے مدہ پیدا ہوتے ہیں، اسی وجہ سے
زبر کے موافق الف، پیش کے موافق واؤ مدہ
اور زیر کے موافق یائے مدہ ہے۔

حروف لین۔ اگر واؤ ساکن
اور یائے ساکن سے پہلے
زبر ہو تو ان دونوں کو حروف لین کہتے ہیں
جیسے واؤ خَوْف۔ اور یا بَيْت وغیرہ۔

وصل۔ ملا کر پڑھنا

وقف۔ کلمہ کے آخر حرف متحرک کو ساکن
کرکے اگر آخر میں دو زبر ہوں تو الف سے
اگر گول تا ہو تو ہائے ساکنہ سے بدل کر آواز
اور سانس توڑ کر آگے پڑھنے کی نیت سے
تھوڑی دیر ٹھہرنا، اس کو سکتہ طویلہ بھی کہتے ہیں

اعادہ۔ جہاں آیت یا وقف کی کوئی علامت
نہ ہو اور وہاں سانس ٹوٹ جائے یا رک جائے
تو وقف کرکے آگے پڑھنے کے لئے پڑھے
ہوئے دو تین کلموں کو لوٹانا جیسے وَاتَّقُوْا يَوْمًا
لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ
پر وقف کرکے مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ
مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝
پڑھنے کے لئے پھر وَلَا يُقْبَلُ سے لوٹانا۔

اسکان۔ حرف کو اس طرح ساکن
پڑھنا کہ اس میں حرکت کا شائبہ تک نہ رہے

امکان تمام حرکات میں ہوتا ہے، خواہ فتحہ ہو یا کسرہ ہو یا ضمہ ہو۔

اِشمام ۔ حرف مضموم کو ساکن کرکے ہونٹوں کو غنچے کی طرح گول بنا کر ضمے کی طرف اشارہ کرنا ۔ اشمام صرف ضمے میں ہوتا ہے

رَوم ۔ حرکت کے تین حصوں میں سے ایک حصہ یعنی ⅓ حرکت ادا کرنا ، رَوم ضمے اور کسرے میں ہوتا ہے ، فتحے میں قرار کے نزدیک مروی نہیں ہے ۔

تسہیل ۔ ہمزہ کو ہمزہ کے مخرج اور ہمزہ کی حرکت کے موافق مخرج مد کے مخرج کے درمیان سے ادا کرنا ۔

تحقیق ۔ ہمزہ کو اس کے اصلی مخرج سے تمام صفات کے ساتھ ادا کرنا ۔

ابدال ۔ ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف مدہ سے بدلنا

اِمالہ ۔ اصطلاح تجوید میں امالے کے معنی فتحے کو کسرہ کی طرف اور اس کے بعد کے الف کو یاء کی طرف مائل کرنا جس سے فتحہ کسرۂ مجہول اور اس کے بعد کا الف یائے مجہول کے مانند ہو جائے ۔ عربی میں ضمہ اور کسرہ اسی طرح واؤ اور یاء مجہول نہیں ہوتے جیسے اردو الفاظ لوٹا اور لیٹا میں واؤ اور یاء کہ یہ مجہول ہیں، بلکہ معروف ہوتے ہیں جیسے قالو اور پانی ۔ ان الفاظ میں واؤ اور یائے معروف ہیں ۔ پس ضمے اور کسرے کو ایسے ہی واؤ اور یائے معروف کی نصف مقدار پڑھنا چاہئے اور ان کے صحیح ادا کرنے کا طریقہ اساتذہ سے سیکھ لیا جائے ۔

سکتہ ۔ وقف کے مثل آواز بند کر کے بغیر سانس توڑے تھوڑی دیر ٹھہرنا اس کو سکتۂ لطیفہ، سکتۂ قلیلہ اور سکتۂ قصیرہ بھی کہتے ہیں

صلہ ۔ ہائے ضمیر اگر مضموم ہو تو اس کے بعد ایک واؤ ساکن، اگر مکسور ہو تو اس کے بعد ایک یائے ساکن زیادہ کر کے پڑھنا ۔ اس کو اشباع بھی کہتے ہیں ۔

اِشباع کے معنی حرکت کو اتنا کھینچنا کہ اس سے حرف مدہ پیدا ہو جائے

پہلا باب تجوید کی تعریف اور اسکے احکام کے بیان میں

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ترتیل یعنی تجوید کے ساتھ قرآن شریف پڑھنے کا حکم فرمایا ہے یعنی وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا۔ ترجمہ:- قرآن کو ضرور ترتیل کے ساتھ پڑھیے۔ سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ترتیل کے معنی تَجْوِیْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ بیان فرمائے ہیں یعنی حرفوں کو ان کے مخرج اور صفات سے ادا کرنا اور وقف کے مواقع اور قاعدے پہچاننا۔ اگر قرآن شریف کو تجوید سے نہ پڑھا جائے تو غلطی ہوگی اور پڑھنے والا گنہگار ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کو تجوید سے پڑھنے کا حکم فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل فرض ہے۔ پس تجوید کے خلاف قرآن شریف پڑھنے والا اللہ پاک کا نافرمان ہے۔ اور جو خداوند پاک کی نافرمانی کرے وہ یقیناً گنہگار ہے۔ حدیث شریف میں ہے رُبَّ تَالٍ لِلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ یَلْعَنُہٗ۔ یعنی بعض لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن ان پر لعنت کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص قرآن غلط پڑھے اس پر خود قرآن ہی لعنت کرتا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ قرآن شریف کو تجوید سے پڑھے تاکہ غلطی نہ ہو۔ غلطی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک لحن جلی، دوسری لحن خفی۔

لحن جلی:- بجائے ایک حرف کے دوسرا حرف یا بجائے حرکت کے سکون اور بجائے سکون کے حرکت، یا بجائے زبر کے زیر یا پیش یا بجائے زیر کے زبر یا پیش، یا بجائے پیش کے زبر یا زیر، یا زبر، زیر، اور پیش کو اتنا کھینچکر پڑھنا کہ زبر سے الف، زیر سے یا، اور پیش سے واؤ پیدا ہو جائے یا ان حروف کو اس قدر جلد پڑھنا کہ یہ حروف پورے ادا نہ ہوں بلکہ آدھے آدھے رہکر حرکت کے برابر ہو جائیں۔ یہ لحن جلی اور قطعاً حرام ہے۔ اس طرح پڑھنا اور سننا دونوں ممنوع ہیں۔ لحن جلی کی اکثر صورتوں میں نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے۔

لحن خفی:- حروف کے بعض وہ صفات جن سے حروف میں خوبی اور زینت

پیدا ہوتی ہے اور وہ غیر غنہ ہیں۔ یعنی ماہر قاریوں کے سوا مبتدی اور عام لوگ جن کو نہیں سمجھ سکتے جیسے راء میں حد سے زیادہ تکریر کرنا یا بے محل غنہ کرنا یا بجائے اظہار کے ادغام یا اخفاء اور بجائے ادغام یا اخفاء کے اظہار یا بجائے مد کے قصر اور بجائے قصر کے مد یا مدود کی مقدار میں کچھ کمی یا زیادتی کرنا یہ لحن خفی ہے، اور لحن جلی کی طرح حرام نہیں بلکہ مکروہ ہے۔

تجوید کی حقیقت:- مخارج، صفات اور تمام قواعد کی رعایت کر کے ان دونوں قسم کی غلطیوں سے بچکر قرآن شریف پڑھنے کا نام تجوید ہے۔ قرآن شریف کی صحت کا دارومدار انہیں قواعد اور مخارج و صفات پر ہے۔ ان کو اچھی طرح یاد کر لینا چاہیئے۔

سوالات

تجوید کی کیا تعریف ہے، تجوید کا حاصل کرنا اور اس کے خلاف قرآن شریف پڑھنا کیسا ہے؟ لحن جلی اور لحن خفی میں کیا فرق ہے اور ہر ایک کا کیا حکم ہے؟

دوسرا باب استعاذہ، بسملہ، مخارج اور صفات کے بیان میں

اِستِعَاذہ اور بَسمَلہ کا بیان

اِستِعَاذہ۔ قرآن شریف شروع کرنے سے پہلے استعاذہ ضروری ہے اور اس کے لیے یہ الفاظ "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" ہیں۔ اگرچہ ان کے علاوہ دوسرے الفاظ سے بھی جائز ہے لیکن اولیٰ یہ ہے کہ انہیں الفاظ سے استعاذہ کیا جائے۔ اگر اثنائے قرارت میں کوئی اجنبی کلام کیا جائے، اگرچہ سلام کا جواب ہی کیوں نہ ہو تو استعاذہ دہرانا چاہیئے۔

بَسمَلہ:- جب کوئی سورت شروع کی جائے تو چونکہ سورۂ توبہ کے سوا ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ لکھی ہوئی اور مروی ہے اس لئے ہر سورت کے شروع میں "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" ضرور پڑھنا چاہیئے۔ اور سورۂ توبہ کے شروع میں چونکہ بسم اللہ نہیں لکھی گئی اور مروی بھی نہیں ہے، بلکہ ترک بسملہ کے بارے میں

تصریح اور روایت وارد ہوئی ہے، اس لئے نہ پڑھنا چاہئے۔ اور جب درمیان سورت سے پڑھنا شروع کیا جائے تو بسم اللہ کے بارے میں اختیار ہے یعنی پڑھنا اور نہ پڑھنا دونوں جائز ہیں ائمہ محققین کے نزدیک سورۂ توبہ کے درمیان کا بھی یہی حکم ہے۔ یعنی بسملہ کے بارے میں اختیار۔

شروعِ قرارت شروعِ سورت:۔ جب قرارت کی ابتدا شروع سورت سے ہو تو اعوذ باللہ اور بسم اللہ دونوں پڑھنا چاہئے اور پڑھنے میں اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور سورت ہر ایک کا وصل کر کے یعنی ملاکر یا ہر ایک کا فصل یعنی وقف کر کے یا ایک پر وقف اور دوسرے پر وصل یا پہلے وصل اور دوسرے پر وقف کر کے پڑھنا ہر طرح جائز ہے۔ پہلی صورت کو وصلِ کل، دوسری کو فصلِ کل، تیسری کو فصل اول، وصلِ ثانی اور چوتھی صورت کو وصلِ اول فصلِ ثانی کہتے ہیں۔

وصلِ کل:۔ سب کا وصل کر کے یعنی ملاکر پڑھنا جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الٓمّٓ ۝ اس کو وصلِ کل اور وصل وصل بھی کہتے ہیں جب وصل کر کے یعنی ملاکر پڑھا جائے تو الرجیم اور الرحیم کے میم پر ساکن نہ پڑھنا چاہئے بلکہ دونوں جگہ میم کو زیر پڑھنا چاہئے اور وصل میں آواز اور سانس بھی نہ توڑنا چاہئے۔

فصلِ کل:۔ سب کا فصل کر کے یعنی ہر ایک پر وقف کر کے پڑھنا جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمْ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ۝ الٓمّٓ ۝ اس کو فصلِ کل اور وقف وقف بھی کہتے ہیں۔ جب فصل یعنی وقف کر کے اور ٹھیر کر پڑھا جائے تو الرجیم اور الرحیم کے میم کو ساکن کر دیا جائے اور آواز بند کر کے سانس بھی توڑ دی جائے۔

فصلِ اول وصلِ ثانی:۔ اعوذ باللہ کا فصل یعنی وقف کر کے اور بسم اللہ کو وصل یعنی سورت سے ملاکر پڑھنا جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمْ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الٓمّٓ ۝ اس کو فصلِ اول وصلِ ثانی

اور وقف وصل بھی کہتے ہیں۔

وصلِ اوّل فصلِ ثانی: اعوذ باللہ کا وصل یعنی بسم اللہ سے ملا کر اور بسم اللہ کا فصل یعنی وقف کر کے پڑھنا جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ الٓمٓ ٥ اس کو وصلِ اوّل فصلِ ثانی اور وصل وقف بھی کہتے ہیں۔

شروع سورت درمیانِ قرأت اور شروع قرأت درمیان سورت کے بیان میں بھی وصلِ کل، فصلِ کل، فصلِ اول وصلِ ثانی اور وصلِ اول فصلِ ثانی کا یہی مطلب سمجھنا چاہیے کہ جہاں وصل ہو وہاں سب کو ملا کر اور ہر ایک حرف کی حرکت کو ظاہر کر کے بغیر آواز اور سانس توڑے، جہاں فصل ہو وہاں سب پر وقف کیجئے اور آخری حرف کو ساکن کر کے آواز اور سانس دونوں کو توڑ کر تھوڑی دیر ٹھیر کر پڑھنا چاہیے

شروع سورت درمیانِ قرأت: اگر درمیان قرأت میں شروع سورت واقع ہو تو چونکہ قرأت کا درمیان ہے اس لئے اعوذ باللہ کا نہ پڑھنا تو ظاہر ہے لیکن سورت شروع ہے اس لئے سورۂ توبہ کے علاوہ ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ ضرور پڑھنا چاہیے۔ اس وقت پہلی تین وجہیں یعنی وصلِ کل، فصلِ کل، فصلِ اول وصلِ ثانی جائز ہیں اور چوتھی صورت یعنی وصلِ اول فصلِ ثانی اس میں جائز نہیں ہے، یہاں چوتھی صورت کے جائز نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ بسم اللہ کا تعلق شروع سورت سے ہے اور یہاں جب وصل اول فصل ثانی کر کے یعنی پہلی سورت کے آخر کو بسم اللہ سے ملا کر اور بسم اللہ کو دوسری سورت کے شروع سے فصل یعنی وقف کر کے پڑھا جائے گا تو بسم اللہ آخر سورت سے مل جائے گی اور شروع سورت سے جدا ہو جائے گی تو بسم اللہ کا تعلق آخر سورت سے معلوم ہوگا اگر کسی سورت کو ختم کر کے سورۂ توبہ شروع کیجائے تو بغیر بسم اللہ کے وصل[1]، وقف[2] اور سکتہ[3] تینوں وجہیں جائز ہیں۔

شروع قرأت درمیانِ سورت: اگر ابتدائے قرأت درمیان سورت سے ہو تو استعاذہ ضروری ہے اور بسم اللہ کے بارے میں اختیار ہے

اگر بسم اللہ بھی پڑھی جائے تو صرف دو وجہیں یعنی فصل کل اور وصل اوّل فصل ثانی جائز ہیں۔ اگر بسم اللہ پڑھی جائے تو اعوذ باللہ پر وقف کرکے پڑھنا چاہئے۔ ہاں! اگر شروع میں اللہ پاک کا کوئی اسم مبارک نہ ہو تو اس صورت میں وصل بھی جائز ہے۔

اگر قرأت بلند آواز سے ہو تو استعاذہ اور بسملہ بھی بلند آواز سے، اگر قرأت آہستہ یا دل میں ہو تو استعاذہ اور بسملہ بھی آہستہ یا دل میں ہونا چاہئے۔

(سوالات)

اعوذ باللہ اور بسم اللہ دونوں کس صورت میں ضروری ہیں؟ شروع قرأت درمیان سورت کا کیا مطلب ہے، اس میں کتنی وجہیں پیدا ہوتی ہیں، کتنی جائز ہیں تفصیل اور وضاحت کے ساتھ بیان کیجئے؟ اگر پڑھتے پڑھتے ایک سورت کو ختم کرکے کوئی دوسری سورت شروع کی جائے تو اس کے کیا احکام ہیں۔ اسی طرح اگر کسی سورت کو ختم کرکے سورۃ توبہ شروع کی جائے تو اس صورت میں کتنی وجہیں جائز ہیں مدلل بیان کیجئے؟

مخارج کا بیان

جس جگہ سے حرف نکلے اس کو مخرج کہتے ہیں۔ مخارج کی تعداد کے بارے میں اختلاف ہے بعض نے چودہ۱۴ بعض نے سولہ۱۶ اور بعض نے سترہ۱۷ بیان کئے ہیں۔ اکثر نے اسی آخری قول کو اختیار کیا ہے، لیکن یہ رسالہ بالکل مبتدی اور ایسے طلبہ کے لئے لکھا گیا ہے جو عربی سے نا واقف نہ ہوں اس لئے ہم اختلاف کی الجھنوں سے بچکر مخارج بیان کرتے ہیں۔

شروع حلق سے ہمزہ اور ہا، درمیان حلق سے عین اور حا۔ آخر حلق سے غین اور خا نکلتے ہیں زبان کی جڑ اور تالو سے قاف اور قاف کے مخرج سے ذرا باہر کی طرف سے کاف نکلتا ہے درمیانِ زبان اور تالو سے جیم، شین معجمہ اور یائے غیر مدہ نکلتے ہیں، زبان کے کنارے اور اوپر کی ڈاڑھوں سے ضاد معجمہ نکلتا ہے۔ زبان کے کنارے اور ڈاڑھوں کے بعد اوپر کے دانتوں کے مسوڑھوں سے لام اور مسوڑھوں سے ذرا پیچھے ہٹکر یعنی زبان کی نوک اور تالو سے نون اور را نکلتے ہیں زبان کی نوک اور سامنے کے درمیان والے اوپر کے دونوں دانتوں کی جڑ سے

ظاء، ذال اور ثاء نکلتے ہیں۔ انھیں دانتوں کے کناروں اور زبان کی نوک سے ظاء، ذال اور ثاء نکلتے ہیں۔ زبان کی نوک اور درمیان والے نیچے اوپر کے چاروں دانتوں کے کناروں سے صاد، زاء اور سین نکلتے ہیں۔ اوپر والے سامنے کے دونوں دانتوں کے کناروں اور نیچے کے ہونٹ سے فاء نکلتی ہے۔ دونوں ہونٹوں سے باء، میم اور واؤ غیرمدہ نکلتے ہیں۔ حلق، منہ اور ہونٹوں کے درمیان میں جو خالی جگہ ہے جس کو جوف کہتے ہیں، اس سے حروف مدہ نکلتے ہیں۔ حروف مدہ کی تعریف مع مثال مقدمہ، اصطلاحات میں بیان کر دی گئی ہے۔ اس لئے اب یہاں اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں۔ ہے۔ خیشوم یعنی ناک کے بانسہ سے غنہ نکلتا ہے۔ غنہ خواہ نون اور میم کی صفت ہو یا وہ غنہ جو تنوین، نون ساکن اور میم ساکن کے اخفاء یا ادغام میں ہوتا ہے۔

سوالات

قاف اور کاف کے مخرج میں کیا فرق ہے؟ ضاد اور لام کے مخرج میں کیا فرق ہے وضاحت سے بیان کیجئے؟ ضاد کا کیا مخرج ہے؟ اگر ضاد کو زبان کی نوک اور اوپر کے دانتوں کے کناروں سے ادا کیا جائے تو صحیح ہوگا یا نہیں؟

صفات کا بیان

صفت حرف کی ایک ایسی کیفیت اور حالت ہے جس سے ایک مخرج کے کئی حرفوں میں فرق ہو جاتا ہے۔ صفات کی دو قسمیں ہیں ایک لازمہ جو ہر حال میں حرف کو لازم ہو، کبھی جدا نہ ہو، اور حرف کی ذات میں اس طرح داخل ہو کہ اگر کسی حرف کی کوئی صفت لازمہ ادا نہ کی جائے تو وہ حرف صحیح نہ رہے یہ خراب ہو جائے دوسری قسم جس کا بیان آئندہ آئے گا عارضہ ہے، صفت عارضہ حرف کی ذات کو اس طرح لازم نہیں ہوتی کہ بغیر اس کے حرف غلط ہو جائے بلکہ اس سے حرف میں رونق اور زینت پیدا ہوتی ہے اور یہ کسی نہ کسی سبب سے پیدا ہوتی ہے جیسا کہ اس کے بیان میں معلوم ہوگا۔

صفاتِ لازمہ :۔ وہ صفاتِ لازمہ جو مشہور اور حرف کی صحت کے لئے کافی ہیں۔

مشترکہ ہیں۔ اور ان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک متضادہ اور دوسری غیر متضادہ۔

مُتَضَادَہ :- وہ صفت ہے جس کے مقابلہ میں اور بالکل برعکس کوئی دوسری صفت یعنی ضد ہو۔

غیر متضادہ :- وہ صفت ہے جس کے مقابلہ میں اور برعکس کوئی دوسری صفت یعنی ضد نہ ہو۔

صفاتِ لازمہ مُتَضَادَہ :- صفات لازمہ متضادہ دس ہیں۔ ان میں سے پانچ صفتیں پانچ کی ضد ہیں اور دونوں طرف سے تضاد ہے یعنی ان دس صفات میں سے اگر کسی حرف میں کوئی ایک صفت پائی جائے تو اس حرف میں اس صفت کی ضد نہیں پائی جائے گی۔ یا ایک صفت کی ضد کسی حرف میں پائی جائے تو اس حرف میں —

— وہ صفت نہیں پائی جائے گی اسی طرح اگر کسی حرف میں ان دس صفات میں سے کوئی پانچ صفتیں پائی جائیں تو اس حرف میں ان پانچ صفتوں کی ضدیں نہیں پائی جائیں گی۔ پس ہر حرف میں ان دس صفات میں سے پانچ صفتوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

۱ ہمس :- اس کے معنی ضعف کی وجہ سے آواز کا پست ہونا، جن حرفوں میں یہ صفت ہو ان کو مہموسہ کہتے ہیں، اور یہ دس حرف ہیں جن کا مجموعہ "فحثہ شخص سکت" ہے ان حروف کے ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں اس قدر ضعف یعنی کمزوری سے ٹھیرے کہ سانس جاری اور آواز پست رہے جیسے نَفْ تَ ثْ کی ثار۔

۲ جہر :- یہ ہمس کی ضد ہے۔ اس کے معنی قوت کی وجہ سے آواز کا بلند ہونا، جن حرفوں میں یہ صفت ہو ان کو مجہورہ کہتے ہیں۔ حروف مجہورہ کے ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں اس قدر زور سے ٹھیرے کہ سانس رک جائے اور آواز بلند رہے جیسے مَا شَ غَبْ کی با۔ حروف مہموسہ کے علاوہ تمام حروف مجہورہ ہیں۔

۳ شدت :- اس کے معنی قوت کی وجہ سے آواز کا سخت ہونا۔ جن حرفوں میں یہ صفت ہو ان کو شدیدہ کہتے ہیں اور یہ آٹھ حرف ہیں جن کا مجموعہ "اجد قط بکت" ہے، ان حروف کے ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں اس قدر سختی سے ٹھیرے

کہ آواز فوراً بند ہو جائے اور سخت ہو جیسے مُتَابٌ کی بار۔

توسّط:- شدت اور شدت کی ضد رخاوت (رخو) کے درمیان ایک صفت توسط بھی ہے اس کے حروف کو متوسطہ کہتے ہیں جن کا مجموعہ لِنْ عُمَر ہے، ان حروف کے ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں نہ پوری قوت اور سختی سے ٹھیرتی ہے اور نہ پورے ضعف اور نرمی سے بلکہ شدت اور رخوہ کے درمیان ایک متوسط حالت ہوتی ہے اس لئے ان حروف کی آواز نہ تو بالکل بند ہوتی ہے اور نہ بالکل جاری بلکہ درمیانی حالت رہتی ہے اسی وجہ سے ان حروف کی قوت میں کسی قدر کمی ہے جیسے غُفِرَ کی رار۔

رخوہ:- یہ شدت کی ضد ہے، اس کے معنی ضعف کی وجہ سے آواز کا نرم ہونا جن حرفوں میں یہ صفت ہو ان کو رخوہ کہتے ہیں۔ حروف رخوہ کے ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں اس قدر نرمی سے ٹھیرے کہ آواز جاری رہے اور نرم ہو جیسے لَا مِسَاسَ کا سین حروف شدیدہ و متوسطہ کے علاوہ سب رخوہ ہیں۔

استعلاء:- اس کے معنی بلندی اور اوپر چڑھنا جن حرفوں میں یہ صفت ہو ان کو مستعلیہ کہتے ہیں، اور یہ سات حرف ہیں جن کا مجموعہ "خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ" ہے، ان حروف کے ادا کرتے وقت زبان کی جڑ کو اوپر اٹھ جانا چاہئے تاکہ ان کی آواز بھری ہوئی اور موٹی ہو کر نکلے جس کو حرف کا پُر ہونا کہتے ہیں جیسے طَآئِعِیْنَ کی طار۔

استفال:- یہ استعلاء کی ضد ہے، اس کے معنی نیچے رہنا، نیچے ہونا۔ جن حرفوں میں یہ صفت ہو ان کو مستفلہ کہتے ہیں۔ حروف مستفلہ کے ادا کرتے وقت زبان کی جڑ اوپر نہ اٹھے تاکہ ان کی آواز ہلکی پھلکی نکلے جس کو حرف کا باریک ہونا کہتے ہیں جیسے تَوَّابًا کی تار حروف مستعلیہ کے علاوہ سب مستفلہ ہیں۔

اطباق:- اس کے معنی نیچے اوپر کرنا اور لپٹانا، جن حرفوں میں یہ صفت ہو ان کو مطبقہ کہتے ہیں اور یہ چار حرف ہیں یعنی صَاد، ضَاد، طَار اور ظَار۔ جن حروف کے ادا کرتے وقت زبان کا درمیانی حصہ تالو سے اس طرح مل جائے جس طرح نیچے اوپر کسی چیز کی تہ ہوتی ہے۔ گویا زبان کا درمیانی حصہ تالو سے ڈھکا رہے جیسے مُضْغَةً کا

ضاد۔ جن حرفوں میں صفتِ اطباق ہے ان میں صفتِ استعلار لازم ہے کیونکہ جب زبان کا درمیانی حصہ اوپر اٹھکر تالو سے ملے گا تو زبان کی جڑ بھی اوپر کی طرف ضرور اٹھے گی لیکن جن حرفوں میں صفتِ استعلار ہے ان سب میں صفتِ اطباق کا ہونا ضروری نہیں ہے کیونکہ درمیانِ زبان بغیر اوپر اٹھے جڑ اوپر اٹھ سکتی ہے پس خص ضغط قظ' میں سے چار حروف یعنی صاد، ضاد، طار اور ظار میں استعلار اور اطباق دونوں صفتیں ہیں اور تین حروف یعنی خار، غین اور قاف میں صرف استعلار ہے، اطباق نہیں ہے بلکہ اطباق کی ضد ہے، جس کا بیان ذیل میں آتا ہے۔

انفتاح:- یہ اطباق کی ضد ہے، اس کے معنٰی کھلنا، کھلا رہنا، جن حرفوں میں یہ صفت ہو ان کو منفتحہ کہتے ہیں، حروفِ منفتحہ کے ادا کرتے وقت درمیانِ زبان تالو سے جدا رہے، گویا زبان کا درمیانی حصہ کھلا رہے جیسے اَنۡعَمۡتَ کے حروف، حروفِ مطبقہ کے سوا سب منفتحہ ہیں۔

۹ اذلاق:- اس کے معنٰی کنارے سے نکلنا جن حرفوں میں یہ صفت ہو ان کو مُذلقہ کہتے ہیں اور یہ چھ حروف ہیں جنکا مجموعہ "فَرَّ مِنۡ لُبٍّ" ہے یہ حروف زبان یا ہونٹوں کے کنارے سے بآسانی ادا ہوتے ہیں ان حرفوں کو مخرج کی مضبوطی اور جماؤ سے ادا نہ کرنا چاہیئے ورنہ یہ حروف سہولت سے ادا نہ ہوں گے بلکہ ان کو ان کے مخرج سے اس طرح ادا کرنا چاہیئے کہ ان کے مخرج پر کسی قسم کا جماؤ اور بار نہ ہو جیسے مَالِكِ کا میم۔

اِصمات:- یہ اذلاق کی ضد ہے، جن حرفوں میں یہ صفت ہو ان کو مصمتہ کہتے ہیں، اصمات کے معنٰی خاموش، چپ اور باز رہنا۔ چونکہ حروفِ مصمتہ زبان یا ہونٹوں کے کنارے سے ادا نہیں ہوتے اس لئے اپنے مخرج سے بہت جمکر اور مضبوطی سے ادا ہوتے ہیں اسی لئے ان حروف کے ادا کرتے وقت زبان پر کچھ بار اور بھاری پن ہوتا ہے اگر یہ حروف اپنے مخرج سے خوب جما کر ادا نہ کئے جائیں تو صاف ادا نہیں ہو سکتے۔ اسی ثقالت بار جمکر اور بھاری پن سے ادا ہونے کے باعث عربی میں چار اور پانچ حرف والا کوئی کلمہ ایسا نہیں بنایا جاتا جس میں تمام حروفِ مصمتہ ہوں بلکہ چار یا پانچ حرف والے کلمے میں حروفِ

مصمتہ کے ساتھ حروفِ مذلقہ میں سے بھی ایک دو حرف کا ہونا ضروری ہے تاکہ تلفظ کے دقت زبان پر ثقالت اور بھاری پن نہ ہو، ہم مبتدیوں کی وجہ سے اس کے متعلق زیادہ گہرا اور دقیق مضمون نہیں لکھ سکتے، خلاصے کے طور پر اتنا سمجھ لینا چاہیئے کہ چونکہ عربی میں چو حرفی اور پنج حرفی کلمات کا خالص حروفِ مصمتہ سے بنانا ممنوع، اور یہ حروف اس بات سے خاموش اور چپ ہیں کہ عربی میں چو حرفی اور پنج حرفی کلمات خالص انھیں حروف سے بنائے جائیں اسلئے ان کو مصمتہ کہتے ہیں حروفِ مذلقہ کے علاوہ سب مصمتہ ہیں، بہرحال حروفِ مذلقہ کی ادا میں سہولت اور حروفِ مصمتہ کی ادا میں مخرج پر جماؤ مقصود ہے۔

یہاں تک صفات لازمہ متضادہ یعنی ضد والے صفات کا بیان تھا ہمس کی ضد جہر شدت کی ضد رخاوت، استعلاء کی ضد استفال اطباق کی ضد انفتاح اور اذلاق کی ضد اصمات ہے، پس ہر حرف میں ان دس صفات میں سے پانچ صفات کا پایا جانا ضروری ہے۔

صفاتِ لازمہ غیر متضادہ:- ذیل میں ان سات صفات کا بیان ہے جن کی اصطلاح تجوید میں کوئی ضد نہیں ہے، ان ساتھ صفات کو مفرد بھی کہتے ہیں، ان میں سے بعض صفتیں بعض حروف میں پائی جاتی ہیں

(۱) صفیر:- صفیر اس آواز کو کہتے ہیں جو تیز اور سیٹی کے مثل ہو، جن حرفوں میں یہ صفت ہو ان کو صفیریہ کہتے ہیں جو صاد، زاء اور سین ہیں، ان حروف کے ادا کرتے وقت سیٹی کے مثل تیز آواز نکلنا چاہیئے جیسے یٰسٓ کا سین۔

(۲) قلقلہ:- اس کے معنی سخت جنبش، اس کے حروف "قُطْبُ جَدٍ" میں مرکب ہیں جب یہ حروف ساکن ہوں تو ان کے ادا کرتے وقت مخرج میں سخت جنبش کے ساتھ آواز لوٹتی ہوئی ظاہر ہونا چاہیئے لیکن تشدید یا حرکت کے مثل نہ ہو جائے جیسے حَسَدْ کا دال۔

(۳) لین:- اس کے معنی نرم ہونا، اس کے صرف دو حرف ہیں جیسا کہ تشریح اصطلاحات میں گذرا، حروفِ لین کو ان کے مخرج سے اس قدر نرمی سے ادا کرنا چاہیئے کہ اگر

کہیں مد کا قاعدہ پایا جائے اور ان میں مد کرنا چاہیں تو مد ہو سکے جیسے وَاوِ قَوْمٌ اور یائے بَیْتٌ۔

اِنْحِرَاف:۔ (دہم) اس کے معنی پھرنا، جن حرفوں میں یہ صفت ہو ان کو منحرفہ کہتے ہیں جو رار اور لام ہیں، رار کے ادار کرتے وقت آواز لام کے مخرج کی طرف [illegible] لام کو ادا کرتے وقت رار کے مخرج کی طرف پھرتی ہے لیکن اتنی قدر زیادہ انحراف [illegible] کہ بجائے رار کے لام اور بجائے لام کے رار ہو جائے جیسا کہ بعض توتلے بچوں [illegible] ہے کہ وہ واقف نہ ہونے کی وجہ سے رار میں اس قدر زیادہ انحراف کر [illegible] رار کے لام ادار ہوتا ہے۔

تَفَشِّی:۔ اس کے معنی پھیلنا، یہ صفت صرف شینِ معجمہ میں ہے [illegible] اس کے ادا کرنے [illegible] اس کے مخرج میں آواز پھیلتی ہے جیسے غَوَاشٍ کا شین۔

اِسْتِطَالَت:۔ اس کے معنی دراز ہونا، یہ صفت صرف ضاد معجمہ میں ہے اس کے ادا کرتے وقت آواز اس کے شروع مخرج سے آخر مخرج تک آہستہ اور بتدریج نکلے یعنی پورے مخرج پر آواز دفعۃً اور ایک ہی دم نہ پہونچ جائے بلکہ شروع سے آخر تک آہستہ آہستہ پہونچے تاکہ حروفِ مدہ کی درازی کے مانند اس کی آواز میں بھی درازی رہے جیسے وَلَا الضَّآلِّیْنَ کا ضاد۔

تَکْرِیْر:۔ اس کے معنی مکرر، بار بار اور دوبارہ ہونا، یہ صفت صرف رائے مہملہ میں ہے اس کے ادار کرتے وقت زبان کو اس کے مخرج میں ایسا رعشہ رہتا ہے کہ بار بار مخرج میں لگتی اور علیحدہ ہوتی ہے لیکن اس کی زیادتی سے بچنا چاہیئے ورنہ اگر تکریر زیادہ ہو جائے گی تو بجائے ایک رار کے کئی رار ادار ہوں گی اور اگر تکریر بالکل ادار نہ کی جائے تو رار واؤ کے مثل ہو جائے گی جیسا کہ بعض لوگوں سے ہو جاتا ہے

تنبیہ:۔ ہم نے بتدیوں کی سہولت کی وجہ سے صفات کی صرف تعریف پر اکتفار کرتے ہوئے ادار کرنے کے طریقے کی طرف کسی قدر اشارے کر دئے ہیں، لیکن صفت ایک کیفیت کا نام ہے جو عبارت اور الفاظ میں بیان کرنے سے سمجھ میں نہیں آسکتی طلبہ کو چاہیئے کہ ماہر استاذ سے سنکر اچھی طرح مشق کرلیں نیز مخارج کے بیان میں یہ بتایا گیا

ہے کہ لام، نون، اور راء کا مخرج ایک ہی ہے اور صفتِ انحراف کے بیان میں یہ بتایا گیا ہے کہ راء کے ادا کرتے وقت آواز لام کے مخرج کی طرف اور لام کے ادا کرتے وقت راء کے مخرج کی طرف پھرتی ہے تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ ان دونوں حرفوں کا مخرج علیحدہ علیحدہ ہے اس بیان سے مبتدیوں کو پریشان نہ ہونا چاہیئے کیوں کہ ہم نے مبتدیوں کی وجہ سے مخارج کے اختلاف بیان نہیں کئے اس بارے میں تحقیق یہ ہے کہ عربی میں اُنتیس ۲۹ حروف ہیں تو اُنتیس ۲۹ ہی مخارج بھی ہیں صرف شدّتِ قرب کی وجہ سے بعض دو دو اور تین تین حرفوں کا مخرج ایک قرار دے دیا گیا ہے اسی وجہ سے ائمہ میں اختلاف ہوا ہے، بعض نے فرق نہیں کیا اور بعض نے اپنی باریکی نظر کی وجہ سے فرق کر دیا، مبتدیوں کو ان دقیق اور باریک مسائل میں نہ پڑنا چاہیئے اور جس طرح ہم نے سادہ طریقے پر مخارج اور صفات بیان کئے ان کو یاد کر کے مشق کر لینا چاہیئے۔

جس قدر صفات اور ان صفات کے جو حروف لکھے گئے ہیں ان کو اور تمام صفات کی ضدوں کو اچھی طرح یاد کریں اور جس طرح ہم ذیل میں صفات کا ایک نقشہ لکھتے ہیں اسی طرح متعدد نقشے خود لکھیں تاکہ صفات بالکل ازبر ہو جائیں، نقشہ اس طرح مرتب کریں کہ زبانی سوچتے جائیں اور جس حرف کے صفات لکھنا ہوں اس حرف کو پہلے صفت ہمس کے حرفوں میں تلاش کریں اگر وہ حرف ہمس کے حرفوں میں ہو تو اس کے مقابل کے خانے میں ہمس لکھیں اگر ہمس کے حرفوں میں نہ ہو تو ہمس کی ضد جہر لکھیں، اس کے بعد شدّت کے حرفوں میں تلاش کریں اگر شدت کے حرفوں میں ہو تو شدت ورنہ توسط اور اگر توسط کے حرفوں میں بھی نہ ہو تو شدت کی ضد رخاوت لکھیں، اس کے بعد استعلاء کے حرفوں میں تلاش کریں اگر استعلاء کے حرفوں میں ہو تو استعلاء ورنہ استعلاء کی ضد استفال لکھیں اس کے بعد اطباق کے حرفوں میں تلاش کریں، اگر اطباق کے حرفوں میں ہو تو اطباق ورنہ اطباق کی ضد انفتاح لکھیں اس کے بعد اذلاق کے حرفوں میں تلاش کریں، اگر اذلاق کے حرفوں میں ہو تو اذلاق، ورنہ اذلاق کی ضد اصمات لکھیں، اس کے بعد صفاتِ غیر متضادہ میں سے جس حرف میں جو صفت ہو اس صفت کے حرفوں میں اس حرف کو تلاش کرتے جائیں اور لکھتے

جائیں، اگر کسی حرف میں ان صفات غیر متضادہ میں سے کوئی صفت نہ ہو تو چونکہ ان کی کوئی ضد نہیں ہے اس لئے کوئی ضد نہ لکھیں، نقشہ مرتب کرتے وقت ہر صفت کے حرفوں کو اس طرح سوچیں کہ جن جن صفات کے حروف کا مجموعہ لکھا گیا ہے ان کو زبانی یاد کرلیں اور ہر حرف کی صفت لکھتے وقت ترتیب وار ان مجموعوں کو پڑھتے جائیں پس جس صفت کے حرفوں کے مجموعے میں وہ حرف ہو اس میں وہی صفت لکھیں اگر اس مجموعے میں نہ ہو تو اس صفت کی ضد لکھیں لیکن پہلے تمام صفات کو مع ان کی ضد اور حروف کے زبانی یاد کرلیں اور زبانی سوچ سوچ کر نقشہ بنائیں، اگر دیکھ دیکھ کر نقشہ بنائیں گے تو کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا اور صفات بھی یاد نہیں ہو سکتے۔

نمبر شمار	حروف			صفات				
۱	ا	جہر	رخو	استفال	انفتاح	اصمات		مدہ
۲	ء	جہر	شدت	استفال	انفتاح	اصمات		
۳	ہ	ہمس	رخو	استفال	انفتاح	اصمات		
۴	ع	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اصمات		
۵	ح	ہمس	رخو	استفال	انفتاح	اصمات		
۶	غ	جہر	رخو	استعلاء	انفتاح	اصمات		
۷	خ	ہمس	رخو	استعلاء	انفتاح	اصمات		
۸	ق	جہر	شدت	استعلاء	انفتاح	اصمات	قلقلہ	
۹	ک	ہمس	شدت	استفال	انفتاح	اصمات		
۱۰	ج	جہر	شدت	استفال	انفتاح	اصمات	قلقلہ	
۱۱	ش	ہمس	رخو	استفال	انفتاح	اصمات	تفشی	
۱۲	ی	جہر	رخو	استفال	انفتاح	اصمات	لین	مدہ
۱۳	ض	جہر	رخو	استعلاء	اطباق	اصمات	استطالت	
۱۴	ل	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	انحراف	

۱۵	ن	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق		غنہ
۱۶	ر	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	انحراف	تکریر
۱۷	ط	جہر	شدت	استعلاء	اطباق	اصمات	قلقلہ	
۱۸	د	جہر	شدت	استفال	انفتاح	اصمات	قلقلہ	
۱۹	ت	ہمس	شدت	استفال	انفتاح	اصمات		
۲۰	ظ	جہر	رخو	استعلاء	اطباق	اصمات		
۲۱	ذ	جہر	رخو	استفال	انفتاح	اصمات		
۲۲	ث	ہمس	رخو	استفال	انفتاح	اصمات		
۲۳	ص	ہمس	رخو	استعلاء	اطباق	اصمات	صفیر	
۲۴	ز	جہر	رخو	استفال	انفتاح	اصمات	صفیر	
۲۵	س	ہمس	رخو	استفال	انفتاح	اصمات	صفیر	
۲۶	ف	ہمس	رخو	استفال	انفتاح	اذلاق		
۲۷	ب	جہر	شدت	استفال	انفتاح	اذلاق	قلقلہ	
۲۸	م	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق		غنہ
۲۹	و	جہر	رخو	استفال	انفتاح	اصمات	لین	مدہ

(سوالات)

صفت کس کو کہتے ہیں؟ جن حرفوں میں صفتِ ہمس اور صفتِ شدت ہو ان کو کس طرح ادا کرنا چاہیئے اور وہ کون کونسے حروف ہیں؟ جب صاد، زار اور سین کا ایک ہی مخرج ہے تو ان تینوں حرفوں میں فرق کس طرح ہوگا؟ اسی طرح طار، دال، تار اور ظار، ذال اور ثار میں؟ جن حرفوں میں صفتِ رخو ہو ان کو کس طرح ادا کرنا چاہیئے اور وہ کتنے اور کون کونسے حروف ہیں؟ اگر کسی حرف کی کوئی صفتِ لازمہ ادا نہ کی جائے تو کیا قباحت ہے؟ خ، ج، س، ط، ع، د، ق، ہ، ش اور ل کے صفات لازمہ کون کونسے ہیں؟ طار، دال اور تار کون کونسے صفات میں مشترک اور کون کونسی صفت کے ذریعہ ایک دوسرے سے ممتاز ہیں؟

صفاتِ عارضہ کا بیان

صفتِ عارضہ حرف کی ذات میں داخل اور اس کو اس طرح لازم نہیں ہوتی کہ بغیر اُس کے حرف غلط ہو جائے بلکہ کسی نہ کسی سبب سے پیدا ہوتی ہے جیسا کہ ذیل میں معلوم ہوگا اس سے حرف میں صرف رونق اور پیدا ہوتی ہے۔

صفاتِ عارضہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک (۱) وہ صفت جو کسی صفتِ لازمہ کی وجہ سے پیدا ہو جیسے کسی حرف کا پُر یا باریک ہونا صفتِ استعلاء کی وجہ سے حرف پُر اور صفتِ استفال کی وجہ سے حرف باریک ہوتا ہے۔ دوسری (۲) وہ صفت جو کسی حرف کے ملنے سے پیدا ہو۔

یہاں ہم صفاتِ عارضہ کے صرف بعض اقسام یعنی پُر ہونا، باریک ہونا، ادغام، قلب، اخفاء اور مد بیان کرتے ہیں اور بعض وہ اقسام جو روایتِ سیدنا حفصؒ کی تکمیل کے لئے ضروری ہیں یعنی سکتہ، تسہیل، ابدال، اشمام، روم اور بعض جزئیات حفصؒ کو خاتمۂ کتاب میں بیان کر کے رسالے کو ختم کر دیں گے۔

حرف کے پُر اور باریک پڑھنے کا بیان

حروفِ مستعلیہ ہمیشہ اور ہر حال میں پُر پڑھے جاتے ہیں کبھی باریک نہیں ہوتے اور حروفِ مستفلہ سب باریک ہوتے ہیں لیکن الف، واؤ، لفظ اللہ کا لام اور را کبھی پُر اور کبھی باریک ہوتے ہیں، الف اور واؤ مدہ سے پہلے کا حرف اگر پُر ہو تو یہ دونوں حرف بھی پُر ہوں گے ورنہ باریک جیسے قَالَ اور یَنْطِقُوْنَ وغیرہ۔

لفظِ اللہ سے پہلے زبر یا پیش ہو تو لفظ اللہ کے دونوں لام پُر پڑھے جائیں گے جیسے اِنَّ اللّٰہَ اور قَالُوا اللّٰھُمَّ وغیرہ اور سَیَقُوْلُ السُّفَھَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰھُمْ کا لام چونکہ لفظِ اللہ کا نہیں ہے اس لئے باریک ہوگا، اگر لفظِ اللہ سے پہلے زیر ہو تو دونوں لام باریک پڑھے جائیں گے جیسے لِلّٰہِ اور بِاللّٰہِ وغیرہ۔

را پر زبر یا پیش ہو تو پُر اور اگر زیر ہو تو باریک ہوگی جیسے رَءُوْفٌ، رُبَمَا، رِیٰٓـًٔا

وغیرہ، اگر ساکن ہو اور اس کے پہلے زبر یا پیش ہو تو پُر ہوگی جیسے فَرْدًا اور قُرْاٰنٌ وغیرہ، اگر رائے ساکن سے پہلے اصلی زیر ایک ہی کلمے میں ہو اور اس راء کے بعد حرفِ مستعلیہ اسی کلمے میں نہ ہو تو باریک ہوگی جیسے فِیْ مِرْیَۃٍ اگر رائے ساکن سے پہلے زیر عارضی ہو یا دو کلموں میں ہو یا راء کے بعد کوئی حرفِ مستعلیہ اسی کلمے میں آئے تو پُر ہوگی جیسے اِرْجِعُوْا، رَبِّ ارْجِعُوْنِ، فِرْقَۃٍ وغیرہ لیکن فَکَانَ کُلُّ فِرْقٍ کی راء کو پُر اور باریک پڑھنا دونوں طرح جائز ہے، جس رائے ساکن سے پہلے اصلی زیر ایک کلمے میں اور حرفِ مستعلیہ اس کے بعد دوسرے کلمے میں ہو تو وہ راء باریک ہوگی جیسے فَاصْبِرْ صَبْرًا جس راء پر وقف بالاسکان یا بالاشمام کیا جائے اور اس سے پہلے ساکن غیر یاء ہو اور اس ساکن سے پہلے زبر یا پیش ہو تو وہ راء پُر ہوگی جیسے تَاْکُلُہُ النَّارُ اور لَغَفُوْرٌ غَفُوْرٌ، اگر زیر ہو تو باریک ہوگی جیسے وَّلَابِکْرٌ اگر وقف بالروم کیا جائے تو رائے مضموم پُر اور مکسور باریک ہوگی جیسے وَّلَیْسَ الْبِرُّ اور مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ اگر رائے ساکن سے پہلے یائے ساکن ہو تو باریک ہوگی جیسے خَیْرٌ اور خَبِیْرٌ، جس راء میں امالہ کیا جائے وہ باریک ہوگی جیسے مَجْرٖىهَا۔

تنبیہ: کسی حرف کو اس قدر پُر پڑھنا کہ اس کا زبر پیش کے مانند اور اس کے بعد اگر الف ہو تو وہ الف واؤ کے مانند، یا کسی باریک حرف کو اس قدر باریک پڑھنا کہ اس کا زبر اور الف امالے کی مانند ہو جائے یہ افراط و تفریط تجوید کے خلاف ہے، اس سے بچنا چاہیئے اور اس کے صحیح ادا کرنے کا طریقہ اساتذہ سے سن کر اچھی طرح مشق کر لینا چاہیئے۔

(سوالات)

حرف کے پُر کرنے کا کیا طریقہ ہے اور وہ کون کونسے حروف ہیں جو ہمیشہ پُر ہوتے ہیں؟

جس راء میں امالہ کیا جائے وہ پُر ہوگی یا باریک؟ فِرْقٍ کی راء پُر ہوگی یا باریک، اگر پُر پڑھی جائے تو کس قاعدہ سے اور اگر باریک پڑھی جائے تو اس کی کیا وجہ ہے؟

اُولِی الْاِرْبَۃِ کی راء پُر ہوگی یا باریک ہوگی؟ جس راء پر وقف بالروم کیا جائے وہ پُر ہوگی یا باریک، اگر پُر ہوگی تو کس حالت میں اور باریک ہوگی تو کب؟

ان صفاتِ عارضہ کا بیان جو کسی حرف کے ملنے سے پیدا ہوتے ہیں

جو صفات عارضہ کسی حرف کے ملنے سے پیدا ہوتے ہیں حسب ذیل ہیں، ادغام، قلب، اخفار، مد، تسہیل، ابدال، اشمام، روم، صورتِ نقل اور حرکت وسکون۔

یہاں ہم مذکورہ بالا صفاتِ عارضہ میں سے صرف وہ صفات بیان کرتے ہیں جو بطور قاعدہ کلیہ ہر جگہ آتے ہیں یعنی ادغام، قلب، اخفار اور مد۔ باقی صفاتِ عارضہ چونکہ قاعدہ کلیہ کے طور پر ہر جگہ نہیں آتے اسلئے انکو جزئیات کے عنوان سے علیحدہ بیان کردیں گے۔

نون ساکن اور تنوین کے احکام

نون ساکن اور تنوین کے چار قاعدے ہیں، اظہار[1]، ادغام[2]، قلب[3]، اور اخفار[4]، اگرچہ ہم اظہار، ادغام، قلب اور اخفار کی تعریف مقدمۂ اصطلاحات میں لکھ چکے ہیں لیکن یہاں ان احکام کے سلسلے کی وجہ سے پھر لکھدیں گے۔

(۱) اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف آئے تو اظہار ہوگا، حروفِ حلقی چھ ہیں ء[1]، ہ[2]، ع[3]، ح[4]، غ[5]، خ[6]۔

اظہار کے معنیٰ ہر حرف کو اس کے اصلی مخرج سے مع جمیع صفات بغیر کسی تغیر کے اصلی حالت سے ادا کرنا جیسے مَنْ اٰمَنَ، عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور مِنْهُمْ وغیرہ۔

مشقی سوالات مع جوابات

سوال۔ کیوں؟	سوال۔ مَنْ اٰمَنَ میں کیا قاعدہ ہے؟
جواب۔ اسلئے کہ نون ساکن کے بعد ہمزہ ہے	جواب۔ نونِ ساکن کا اظہار۔

لہ اظہار صفتِ عارضہ نہیں ہے بلکہ صفت اصلی ہے یہاں ان صفاتِ عارضہ کا بیان ہے جو کسی حرف کے ملنے سے پیدا ہوتے ہیں نون ساکن اور تنوین کے احکام یعنی ادغام، قلب، اخفار منجملہ صفات عارضہ ہیں جن کا بیان یہاں حسبِ موقع ہے نونِ ساکن اور تنوین کے چار احکام ہیں تکمیل احکام کی وجہ سے اظہار کو بھی بیان کردیا گیا میم ساکن کے احکام میں اظہار اور مد کے بیان میں مد اصلی کے بیان کرنے کی وجہ بھی یہی سمجھنا چاہیئے ۱۲ محمد اظہر تنقرلہٗ

ہمزہ حروفِ حلقی میں سے ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ اگر نونِ ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف آئے تو اظہار ہوگا۔

سوال۔ عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں کیا قاعدہ ہے؟

جواب۔ تنوین کا اظہار۔

سوال۔ کیوں؟

جواب۔ اسلئے کہ تنوین کے بعد ہمزہ ہے، ہمزہ حروفِ حلقی میں سے ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ اگر نونِ ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف آئے تو اظہار ہوگا۔

سوال۔ وَانْحَرْ میں کیا قاعدہ ہے؟

جواب۔ نون ساکن کا اظہار۔

سوال۔ کیوں؟

جواب۔ اس لئے کہ نونِ ساکن کے بعد حا ہے، حا حروفِ حلقی میں سے ہے اور قاعدہ ہے کہ اگر نونِ ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف آئے تو اظہار ہوگا۔

سوال۔ نَارٌ حَامِيَةٌ میں کیا قاعدہ ہے؟

جواب۔ تنوین کا اظہار۔

سوال۔ کیوں؟

جواب۔ اس لئے کہ تنوین کے بعد حا ہے حا حروفِ حلقی میں سے ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ اگر نونِ ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف آئے تو اظہار ہوگا۔

(۲) اگر نونِ ساکن یا تنوین کے بعد یَرْمَلُوْن کے حرفوں میں سے کوئی حرف آئے تو ادغام ہوگا۔

ادغام کے معنی ایک حرفِ ساکن کو دوسرے حرفِ متحرک میں ملا کر اس طرح پڑھنا کہ وہ دونوں حرف مل کر ایک ایسا مشدد حرف ہو جائے جو ایک ہی مرتبہ ادا ہو۔

پہلے حرف (جس کو ملاتے ہیں) اور دوسرے حرف (جس میں ملاتے ہیں) کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔

ادغام کی دو قسمیں ہیں، تام اور ناقص، اگر مدغم بالکل مدغم فیہ کے مثل ہو جائے تو ادغام تام ہوگا ورنہ ناقص۔

ادغام تام چار حروف یعنی ر، ل، م اور نون میں ہوتا ہے جیسے مِنْ رَّبِّهِمْ، مِنْ لَّدُنْكَ مِنْ مَّاءٍ، مَنْ نَّشَاءُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ، صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ اور حِطَّةٌ نَّغْفِرْ وغیرہ۔

ادغام ناقص صرف دو حروف یعنی و اور ی میں ہوتا ہے جیسے مِنْ وَّالٍ، مَنْ يَّشَاءُ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ اور لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ وغیرہ۔

نون کے علاوہ باقی حرفوں میں ادغام کے لئے شرط یہ ہے کہ مدغم اور مدغم فیہ دو کلموں میں ہوں

اگر دونوں ایک ہی کلمے میں ہوں تو ادغام نہ ہوگا جیسے قِنْوَان، صِنْوَان، بُنْیَان اور دُنْیَا۔

بروایتِ حفص یٰسٓ وَالْقُرْاٰن اور نٓ وَالْقَلَمِ میں بھی اظہار ہی مروی ہے، ادغام نہیں ہے

مشقی سوالات مع جوابات

سوال ۔ مِنْ لَّدُنْكَ میں کیا قاعدہ ہے؟

جواب ۔ نونِ ساکن کا ادغام تام۔

سوال ۔ کیوں؟

جواب ۔ اسلئے کہ نونِ ساکن کے بعد لام ہے اور لام یرملون کے ان چار حرفوں میں سے ہے جن میں نون ساکن اور تنوین کا ادغام تام ہوتا ہے۔

سوال ۔ خَبِيْرٌ لَّكُمْ میں کیا قاعدہ ہے؟

جواب ۔ تنوین کا ادغام تام۔

سوال ۔ کیوں۔

جواب ۔ اس لئے کہ تنوین کے بعد لام ہے اور لام یرملون کے ان چار حرفوں میں سے ہے جنمیں نون ساکن اور تنوین کا ادغام تام ہوتا ہے

سوال ۔ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ میں کیا قاعدہ ہے۔

جواب ۔ تنوین کا ادغام تام۔

سوال ۔ کیوں۔

جواب ۔ اسلئے کہ تنوین کے بعد میم ہے اور میم یرملون کے ان چار حرفوں میں سے ہے جن میں نونِ ساکن اور تنوین کا ادغام تام ہوتا ہے۔

سوال ۔ مَنْ نَّشَاءُ میں کیا قاعدہ ہے؟

جواب ۔ نونِ ساکن کا ادغام تام۔

سوال ۔ کیوں؟

جواب ۔ اس لئے کہ نونِ ساکن کے بعد نون ہے اور نون یرملون کے ان چار حرفوں میں سے ہے جنمیں نونِ ساکن اور تنوین کا ادغام تام ہوتا ہے۔

سوال ۔ وہ چار حروف جنمیں نون ساکن اور تنوین کا ادغام تام ہوتا ہے کون کونسے ہیں۔

جواب ۔ رار، لام، میم اور نون۔

سوال ۔ مَنْ يَّشَاءُ میں کیا قاعدہ ہے؟

جواب ۔ نونِ ساکن کا ادغام ناقص۔

سوال ۔ کیوں۔

جواب ۔ اس لئے کہ نونِ ساکن کے بعد یار ہے اور یار یرملون کے ان دو حرفوں میں سے ہے جنمیں نونِ ساکن اور تنوین کا ادغام ناقص ہوتا ہے۔

سوال ۔ مِنْ وَّالٍ میں کیا قاعدہ ہے؟

جواب نونِ ساکن کا ادغام ناقص۔

سوال ۔ کیوں؟

جواب ۔ اسلئے کہ نونِ ساکن کے بعد واؤ ہے اور واؤ یرملون کے ان دو حرفوں میں سے ہے جنمیں نونِ ساکن اور تنوین کا ادغام ناقص ہوتا ہے۔

سوال ۔ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ میں کیا قاعدہ ہے؟

جواب ۔ تنوین کا ادغام ناقص ۔
سوال ۔ کیوں ؟
جواب ۔ اسلئے کہ تنوین کے بعد یار ہے اور یار یرملون کے ان چار حرفوں میں سے ہے جن میں نون ساکن اور تنوین کا ادغام ناقص ہوتا ہے ۔
سوال ۔ وہ دو حرف جن میں نونِ ساکن اور تنوین کا ادغام ناقص ہوتا ہے کون کونسے ہیں ۔
جواب ۔ واؤ اور یار ۔

(۳) اگر نونِ ساکن یا تنوین کے بعد بار آئے تو قلب ہوگا ۔ قلب کے معنیٰ بدلنا یعنی نون ساکن یا تنوین کو میم سے بدل کر میم کا یا رمیں اخفار مع الغنۃ کریں گے جیسے مِنۢ بَعْدُ اور عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ وغیرہ ۔

(مشقی سوالات مع جوابات)

سوال ۔ اَنۢبِئْهُمْ میں کیا قاعدہ ہے ؟
جواب ۔ نونِ ساکن کا قلب ۔
سوال ۔ کیوں ؟
جواب ۔ اس لئے کہ نونِ ساکن کے بعد بار ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ اگر نونِ ساکن یا تنوین کے بعد بار آئے تو قلب ہوگا ۔

سوال ۔ صُمٌّۢ بُكْمٌ میں کیا قاعدہ ہے ؟
جواب ۔ تنوین کا قلب
سوال ۔ کیوں ؟
جواب ۔ اس لئے کہ تنوین کے بعد بار ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ اگر نونِ ساکن یا تنوین کے بعد بار آئے تو قلب ہوگا ۔

(۴) اگر نونِ ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ حلقی یرملون ، الف اور بار کے علاوہ باقی ۱۵ پندرہ حرفوں میں سے کوئی حرف آئے تو اخفار ہوگا ۔

اظہار اور ادغام کی درمیانی کیفیت اور حالت سے پڑھنے کا نام اخفار ہے ، اخفار کے معنیٰ پوشیدہ کرنا یعنی نونِ ساکن یا تنوین کو اس کے اصلی مخرج سے ادا نہیں کیا جائیگا بلکہ نون اور تنوین کی ذات کو بالکل معدوم اور پوشیدہ کر کے اس کی صرف صفت غنہ کو بعد کے حرف سے ملا کر اس طرح ادا کیا جائے گا جس طرح ہندی میں پنکھا وغیرہ کہتے ہیں جیسے مَنْ كَانَ ، مِنْكُمْ مَنْ قَالَ ، اَنْفُسَهُمْ ، عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ ، بِسَارِعٍ قِبْلَتَهُمْ اور ذُرْنَا كَلْتَا وغیرہ ۔

اخفار کے پندرہ حروف ، ت ، ث ، ج ، د ، ذ ، ز ، س ، ش ، ص ، ض ، ط ، ظ ، ف ، ق ، ك ۔

مشقی سوالات مع جوابات

سوال ۔ مَنْ کَانَ میں کیا قاعدہ ہے ؟
جواب ۔ نونِ ساکن کا اخفار ۔
سوال ۔ کیوں ۔
جواب ۔ اسلئے کہ نونِ ساکن کے بعد کاف ہے اور کاف ان پندرہ حرفوں میں سے ہے جن میں نونِ ساکن اور تنوین کا اخفار ہوتا ہے ۔
سوال ۔ رِزْقٌ کَرِیْمٌ میں کیا قاعدہ ہے ؟
جواب ۔ تنوین کا اخفار ۔

سوال ۔ کیوں ؟
جواب ۔ اس لئے کہ تنوین کے بعد کاف ہے اور کاف ان پندرہ۱۵ حرفوں میں سے ہے جن میں نونِ ساکن اور تنوین کا اخفار ہوتا ہے ۔
سوال ۔ وہ پندرہ۱۵ حرف جنمیں نونِ ساکن اور تنوین کا اخفار ہوتا ہے کون کونسے ہیں ؟
جواب ۔ ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ک ۔

(میم ساکن کے احکام)

میم ساکن کے تین قاعدے ہیں، اظہار، ادغام اور اخفار ۔ اگر میم ساکن کے بعد میم آئے تو ادغام، بار آئے تو اخفار میم ۔ الف اور بار کے علاوہ باقی چھبیس۲۶ حرفوں میں سے کوئی حرف آئے تو اظہار ہوگا جیسے خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ ، وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ اور هُمْ فِیْهَا وغیرہ ۔

(مشقی سوالات مع جوابات)

سوال ۔ وَلَکُمْ مَّا کَسَبْتُمْ میں کیا قاعدہ ہے ؟
جواب ۔ میم ساکن کا ادغام ۔
سوال ۔ کیوں ؟
جواب ۔ اس لئے کہ میم ساکن کے بعد میم ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ اگر میم ساکن کے بعد میم آئے تو ادغام ہوگا ۔
سوال ۔ اِنَّهُمْ بِهِمْ میں کیا قاعدہ ہے ؟
جواب ۔ میم ساکن کا اخفار ۔
سوال ۔ کیوں ۔

جواب ۔ اسلئے کہ میم ساکن کے بعد بار ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ اگر میم ساکن کے بعد بار آئے تو اخفار ہوگا ۔
سوال ۔ هُمْ فِیْهَا میں کیا قاعدہ ہے ؟
جواب ۔ میم ساکن کا اظہار ۔
سوال ۔ کیوں ؟
جواب ۔ اس لئے کہ میم ساکن کے بعد فار ہے اور فار ان حرفوں میں سے ہے جنمیں میم ساکن کا اظہار ہوتا ہے ۔

سوال ۔ جن حرفوں میں میم ساکن کا اظہار ہوتا ہے وہ کتنے اور کون کونسے ہیں ؟	جواب ۔ چھبیس۲۶ حروف ہیں جو میم، الف اور باء کے علاوہ ہیں ۔

نون ساکن اور میم ساکن کے اخفاء میں فرق

نون ساکن اور میم ساکن کے اخفاء میں فرق یہ ہے کہ اخفاء کی حالت میں میم کی ذات بالکل معدوم نہیں ہوتی بلکہ کچھ باقی بھی رہتی ہے اور میم کے اصلی مخرج پر آواز ضعف کے ساتھ ٹھہرتی ہے یعنی میم کے اخفاء میں اس کے اصلی مخرج کو دخل ہے لیکن ضعیف اور قلیل اور نون کے اخفاء میں نون کی ذات بالکل معدوم ہو کر چھپ جاتی ہے اور اس کے اصلی مخرج سے کوئی تعلق ہی نہیں رہتا بلکہ اس کی صرف صفتِ غنہ باقی رہتی ہے جو نون کے قائم مقام ہو کر حرف ہو جاتی ہے اور بعد کے حرف سے مل کر ادا ہوتی ہے لیکن اخفاء کو اس طرح ادا کرنا چاہیئے کہ بعد کا حرف مشدد نہ ہو جائے ۔

غنّے کے مواقع

نون ساکن اور تنوین کے م ن اور ی میں ادغام کے وقت، قلب، اخفاء اور میم ساکن کے ادغام اور اخفاء میں غنہ ہوتا ہے اس غنّے کی مقدار ایک الف ہے اور ایک الف دو زیر کے برابر ہوتا ہے، جب میم اور نون مشدد ہوں تو ان دونوں میں بھی ایک الف کے برابر غنہ کرنا واجب ہے ۔

ادغام کے اقسام

ادغام کی تین قسمیں ہیں، مثلین(۱)، متجانسین(۲)، متقاربین(۳)، اگر کسی حرف کے بعد اسی کا مثل آئے اور پہلا ساکن ہو تو ادغام مثلین ہوگا جیسے قَدْ تَّخَلُوْا وغیرہ اگر ایک مخرج کے دو حرف جمع ہوں اور پہلا ساکن ہو تو ادغام متجانسین ہوگا جیسے وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ، اَحَطْتُّ ۔ اور بَسَطْتَّ وغیرہ مثلین اور متجانسین کا پہلا حرف اگر ساکن ہو تو ادغام واجب ہے، اگر ایسے دو حرف جن کا مخرج قریب قریب ہو دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ ایک حرف پہلے کلمے کے آخر میں اور دوسرا حرف دوسرے کلمے کے شروع میں ہو اور پہلا ساکن ہو تو ادغام متقاربین ہوگا جیسے اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ وغیرہ، نونِ ساکن، تنوین اور میم ساکن کا ادغام بھی انہیں تین قسموں میں داخل ہے ۔

لام تعریف کے بعد حروفِ قمریہ یعنی اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهٗ میں سے کوئی حرف آئے

تو لام تعریف کا اظہار ہوگا جیسے اَلْحَوْ اِلْحَبْ وغیرہ، ان حروف کے علاوہ باقی حرفوں میں سے کوئی حرف آئے جن کو حروفِ شمسیہ کہتے ہیں تو ان میں لام تعریف کا ادغام ہوگا جیسے اَلشَّمْسُ وغیرہ۔

نونِ ساکن اور تنوین کا ادغام واؤ اور یاء میں اور طاء کا ادغام تاء میں ناقص ہوتا ہے باقی تمام ادغام تام ہوتے ہیں، البتہ قاف کا ادغام کاف میں ناقص بھی مروی اور جائز ہے لیکن تام اولیٰ ہے اور یہ صرف ایک جگہ آیا ہے یعنی اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ سورۂ والمرسلات میں۔

ہر ادغام میں مدغم کا ساکن اور مدغم فیہ کا متحرک اور مدغم کا مدغم فیہ کے مثل ہونا شرط اور ضروری ہے، اسی وجہ سے ادغامِ متجانسین اور متقاربین میں مدغم کو مدغم فیہ سے بدلنا ضروری ہے، یہ ابدال اگر تام ہے تو ادغام بھی تام ہوگا ورنہ ناقص۔

(سوالات)

ادغام کی کتنی قسمیں ہیں اور ہر ایک کی کیا تعریف ہے، ہر قسم کی ایک ایک مثال بیان کیجئے؟

ادغام کس صورت میں واجب ہے؟ لام تعریف کا ادغام کن حرفوں میں ہوتا ہے اور ان حروف کا کیا نام ہے؟ ادغام مع الغنہ کے مواقع کون کونسے ہیں اور ادغام تام کہاں کہاں ہوتا ہے؟

مد کا بیان

مد کی تعریف۔ مد کے معنی حروفِ مدہ کی آواز کو دو چند یا سہ چند یا زیادہ بقدر ضرورت روایت کے موافق کھینچنا، مد صرف حروفِ مدہ اور حروفِ لین میں ہوتا ہے۔

حروفِ مدہ تین ہیں الف، جس واؤ ساکن سے پہلے پیش اور جس یائے ساکن سے پہلے زیر ہو جیسے نُوْحِیْهَا وغیرہ۔ الف کبھی متحرک نہیں ہوتا ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور اسکے پہلے ہمیشہ زبر ہوتا ہے اس لئے الف ہمیشہ مدہ ہوتا ہے کبھی غیر مدہ نہیں ہوتا، زبر، زیر اور پیش کو کھینچنے سے الف، واؤ مدہ اور یائے مدہ پیدا ہوتے ہیں اگر واؤ ساکن سے پہلے پیش اور یائے ساکن سے پہلے زیر نہ ہو یا یہ دونوں حرف ساکن ہی نہ ہوں بلکہ متحرک ہوں تو یہ دونوں حروف غیر مدہ ہوتے ہیں۔

جب واؤ ساکن اور یائے ساکن سے پہلے زبر ہو تو ان دونوں کو حروفِ لین کہتے ہیں جیسے واؤ خَوْفٌ اور یائے وَالصَّیْفِ وغیرہ۔

مد کے اقسام۔ مد کی دو قسمیں ہیں، اصلی[1] اور فرعی[2]۔

(۱) اگر حرفِ مد کے بعد ہمزہ اور سکون نہ ہو تو مد اصلی ہوگا جیسے اُوْتِيْنَا، نُوْحِيْهَا، مِلَاكِ، قَالُوْا، فِيْ يَوْمٍ، شَيْءٌ اور دَاوٗدَ وغیرہ، اس کو مد ذاتی، مد طبعی اور قصر بھی کہتے ہیں، اس کی مقدار ایک الف ہے۔

(۲) اگر حرفِ مد کے بعد ہمزہ یا سکون ہو تو مد فرعی ہوگا، اس کی چار قسمیں ہیں، متصل، منفصل، لازم، اور عارضی۔

(۱) **مد متصل**۔ اگر حرفِ مد کے بعد ہمزہ ایک ہی کلمے میں آئے جیسے جَآءَ، جِيْٓئَ، اور سُوْٓءَ وغیرہ، اس کو مد واجب کہتے ہیں۔

(۲) **مد منفصل**۔ اگر حرفِ مد کے بعد ہمزہ دوسرے کلمے میں آئے جیسے مَآ اَنْزَلْنَا، قَالُوْٓا اٰمَنَّا اور فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ وغیرہ، اس کو مدِ جائز کہتے ہیں۔

مد متصل اور مد منفصل دونوں کی مقدار بروایتِ حفص ایک قول سے دو الف، ایک قول سے ڈھائی الف اور ایک قول سے چار الف ثابت ہے لیکن پڑھتے وقت یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ ایک جلسے کی قرارت میں پہلی جگہ جس مد کی جو مقدار اختیار کی جائے وہی آخر تک رہے کہیں کم کہیں زیادہ نہ کرنا چاہیئے اور متصل کی مقدار سے منفصل کی مقدار بھی زیادہ نہ کرنا چاہیئے بلکہ یا تو دونوں کی مقدار برابر رہے یا منفصل کی مقدار متصل سے کم کر دی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک الف کی مقدار ایک زبر کی مقدار سے دو نی ہوتی ہے، الف کی مقدار کا اندازہ اس طرح کیا جاتا ہے کہ جس طرح قرارت ہو خواہ ٹھہر ٹھہر کر ہو یا جلد یا متوسط، اسی کے مناسب سے کھلی ہوئی ایک انگلی بند کی جائے یا بند انگلی کھولی جائے تو ایک الف کی مقدار ہو جائے گی، اسی طرح دو الف کے اندازے کیلئے دو، تین الف کیلئے تین، چار الف کیلئے چار اور پانچ الف کیلئے پانچ انگلیاں کھولی یا بند کی جائیں۔

(۳) **مد لازم** اگر حرفِ مد کے بعد ایسا سکون آئے جو حرف کو اس طرح لازم ہو کہ خواہ وصل کیا جائے یا وقف، کسی حال میں حرف سے جدا نہ ہو تو اس کو سکون لازمی کہتے ہیں، اور اس سکون کی وجہ سے جو مد پیدا ہوتا ہے اس کو مد لازم کہتے ہیں، اس کی چار قسمیں ہیں، (۱) کلمی مثقل، (۲) کلمی مخفف، (۳) حرفی مثقل، اور (۴) حرفی مخفف۔

(۱) **مد لازم کلمی مثقل**۔ اگر حرفِ مد کے بعد کسی کلمے میں تشدید ہو جیسے اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ اور دَآبَّةٍ وغیرہ

(۲) **مد لازم کلمی مخفف**۔ اگر حرفِ مد کے بعد کسی کلمے میں محض سکون ہو جیسے آٰلْئٰنَ۔

(۳) مدلازم حرفی مثقل :۔ اگر حرفِ مد حروفِ مقطعات میں ہو اور اس کے بعد تشدید ہو جیسے الٓمّٓ کے لام میں۔

(۴) مدلازم حرفی مخفف :۔ اگر حرف مد حروف مقطعات میں ہو اور اس کے بعد سکون ہو جیسے الٓمٓ کے میم میں۔

مدلازم کی چاروں قسموں میں تین یا پانچ الف کا طول کیا جائے گا۔ یہاں بھی پہلی جگہ جو مقدار اختیار کی جائے وہی آخر تک رہنا چاہئے اور چاروں قسموں کی مقدار برابر رکھنا چاہئے، کہیں کم اور کہیں زیادہ کرنا جائز نہیں ہے۔

(۴) مدِ عارضی۔ اگر حرف مد کے بعد ایسا سکون ہو جو وقف کی وجہ سے آیا ہو تو اسکو سکونِ عارضی کہتے ہیں اور اس سکون کی وجہ سے جو مد ہوتا ہے اس کو مدِ عارضی کہتے ہیں جیسے یَوۡمِ الۡحِسَابِ یَعۡلَمُوۡنَ اور یَوۡمِ الدِّیۡنِ وغیرہ۔

مدِ عارضی کی وجہیں۔ مدِ عارضی میں طول توسط اور قصر تینوں وجہیں جائز ہیں لیکن طول اولیٰ ہے، طول کے بعد توسط، اور توسط کے بعد قصر کا مرتبہ ہے طول کی مقدار تین الف، توسط کی مقدار دو الف، ایک قول سے طول کی مقدار پانچ الف، توسط کی مقدار تین الف اور قصر کی مقدار ایک ہی الف ہے یہاں بھی یہی مناسب ہے کہ ایک جلسے کی قراءت میں پہلی جگہ جو وجہ اور جس وجہ کی جو مقدار اختیار کی جائے وہی آخر تک رہے البتہ اس مد میں تعلیم و تعلّم کے وقت افادے اور استفادے کی غرض سے کہیں طول کہیں توسط اور کہیں قصر کر لیا جائے تو جائز ہے، بخلاف مد متصل و منفصل اور مد لازم کے، کیونکہ ان مدود میں کہیں دو، کہیں ڈھائی کہیں چار کہیں تین اور کہیں پانچ الف کی مقدار پڑھنا اور جمع و خلط کرنا کسی طرح درست نہیں ہے بلکہ ہر مد میں پہلی جگہ جو مقدار اختیار کی جائے وہی آخر تک رہنا چاہیے۔

مشقی سوالات مع جوابات

سوال : جَآءَ میں کونسا مد ہے؟

جواب : مد متصل

سوال : کیوں؟

جواب : اس لئے کہ حرف مد کے بعد ہمزہ ایک ہی کلمے میں آیا اور قاعدہ یہ ہے کہ اگر حرف مد کے بعد ہمزہ ایک ہی کلمے میں آئے تو مد متصل ہوگا

سوال: تَمَا اُوْتُوا اٰمَنَّا میں کونسا مد ہے؟

جواب: مد منفصل۔

سوال: کیوں؟

جواب: اس لئے کہ حرف مد کے بعد ہمزہ دوسرے کلمے میں آیا اور قاعدہ یہ ہے کہ اگر حرف مد کے بعد ہمزہ دوسرے کلمے میں آئے تو مد منفصل ہوگا۔

سوال: دَآبَّة میں کونسا مد ہے؟

جواب: مد لازم کلمی مثقل۔

سوال: کیوں؟

جواب: اس لئے کہ حرف مد کے بعد کلمے میں تشدید ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ اگر حرف مد کے بعد کلمے میں تشدید آئے تو مد لازم کلمی مثقل ہوگا۔

سوال: قٓ دَآنَقْلَدَ میں کونسا مد ہے؟

جواب: مد لازم حرفی مخفف۔

سوال: کیوں؟

جواب: اس لئے کہ حرف مد کے بعد حروفِ مقطعات میں سکون لازمی ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ اگر حرف مد کے بعد حروف مقطعات میں سکون لازمی ہو تو مد لازم حرفی مخفف ہوگا۔

سوال: یَعْلَمُوْنَ میں کونسا مد ہو سکتا ہے؟

جواب: مد عارضی۔

سوال: کیوں؟

جواب: اس لئے کہ اگر اس پر وقف کیا جائے تو نون ساکن ہو جائے گا۔ وقف کی وجہ سے جو سکون آئے گا وہ عارضی ہوگا اور قاعدہ یہ ہے کہ اگر حرف مد کے بعد سکون عارضی آئے تو مد عارضی ہوگا۔

ایک ہی حرف میں مد متصل اور مد عارضی جمع ہونے کی صورت اور اس کا حکم

مثلاً، قُرُوْٓءٍ اور نَسِیْٓءٌ کے مثل پر جب وقف کیا جائے تو آخر کا حرف یعنی ہمزہ ساکن ہو جائیگا۔ اسوقت مد کے دونوں سبب جمع ہو جائیں گے، ایک تو وہ جو پہلے ہی سے تھا اور دوسرا سکون عارضی جو وقف کی وجہ سے پیدا ہوگا۔ ہمزہ کی وجہ سے مد متصل کا قاعدہ پایا جاتا ہے جس کو مد واجب کہتے ہیں اسمیں قصر جائز نہیں ہے بلکہ مد ضروری اور واجب ہے اور سکون عارضی کی وجہ سے مد عارضی کا قاعدہ پایا جائے گا اور مد عارضی میں قصر بھی جائز ہے، چونکہ ان دونوں سببوں میں سے ہمزہ قوی اور سکون عارضی ضعیف ہے، لہٰذا ایسی صورت میں یہ جائز نہیں ہے کہ سکون عارضی جو ضعیف اور کمزور سبب ہے اس کا لحاظ اور اعتبار کر کے قصر کیا جائے اور ہمزہ جو قوی سبب ہے اس کا لحاظ نہ کیا جائے کیونکہ ایسا کرنے میں ضعیف کی قوی پر ترجیح لازم آئے گی اور یہ جائز نہیں ہے البتہ ایک ہی جگہ

چونکہ مد کے دونوں سبب یعنی ہمزہ و سکون جمع ہونے کی وجہ سے مد کو اور تقویت ہوجائے گی اسلئے ایسی صورت میں پانچ الف کے برابر طول جائز ہوجائے گا۔

سورۂ آل عمران کے شروع میں الٓمّٓ اللّٰہُ کو جب ملا کر پڑھا جائے گا تو لفظ اللہ کا ہمزہ وصلی درمیان کلام میں واقع ہونے کی وجہ سے عربی کے قاعدے کی بنا پر گر جائیگا اور میم پر زبر دیکر پڑھا جائے گا۔ اسوقت میم میں مد کرنا اور نہ کرنا دونوں طرح جائز ہے، مد کی وجہ تو وہی اصلی اور لازمی سکون ہے اور قصر کی وجہ یہ ہے کہ وصل کی وجہ سے جب ہمزہ گر گیا اور میم پر حرکت آگئی تو مد کا سبب یعنی سکون تلفظ میں نہیں رہا اس لئے قصر جائز ہوا، لیکن یہ احتیاط چاہئے کہ میم مشدد نہ ہونے پائے وصل کی حالت میں اس کو اس طرح پڑھیں گے اَلِفْ لَآمْ مِیْمَ اللّٰہُ

مدِ لین:- اگر حرف لین کے بعد سکون آئے تو مد لین ہوگا اور سکون کی چونکہ دو قسمیں ہیں، لازمی اور عارضی اس لئے مد لین کی بھی دو قسمیں۔ ایک مد لین لازم — دوسری مد لین عارضی

(۱) **مدِ لین لازم:-** اگر حرف لین کے بعد سکون لازمی آئے تو مد لین لازم ہوگا۔ یہ قرآن شریف میں صرف دو جگہ آیا ہے یعنی لفظ عٓیٓن جو سورۂ مریم اور سورۂ شوریٰ کے شروع میں ہے۔ اس مد میں سکون لازمی کی قوت کی وجہ سے طول افضل اور اولیٰ ہے، اس کے بعد توسط کا درجہ ہے اور قصر ضعیف ہے۔

(۲) **مدِ لین عارضی:-** اگر حرف لین کے بعد سکون عارضی آئے تو مد لین عارضی ہوگا جیسے وَالصَّیْفِ اور مِّنْ خَوْفٍ وغیرہ، اس مد میں قصر، توسط اور طول، تینوں وجہیں جائز ہیں، لیکن قصر اولیٰ ہے اس کے بعد توسط، اور توسط کے بعد طول کا مرتبہ ہے۔

جو صفات عارضہ کسی حرف کے ملنے سے پیدا ہوتے ہیں جیسے ادغام، اخفاء، اور مد اگر وہاں وقف یا سکتہ کیا جائے تو وہ صفت عارضہ ادا نہ ہوگی بلکہ اس حرف کی اصلی صفت اظہار یا قصر ادا کرنا چاہئے جیسے قَالُوْٓا اٰمَنَّا، عِوَجًا سکتہ قَیِّمًا اور یَلْهَثْ ذٰلِكَ وغیرہ ان مثالوں میں اخفا اور ادغام کے سبب بعد کے حرف کا ملنا ہے جب عِوَجًا پر سکتہ اور یَلْهَثْ پر وقف یا سکتہ کیا جائیگا تو بعد کے حرف سے اتصال نہ رہیگا اسلئے مد وغیرہ نہ ہوگا

سوالات

مد کی کیا تعریف ہے؟ حروف مدہ کتنے اور کون کونسے ہیں۔ مد کی کتنی قسمیں ہیں

۲۔ منفصل کی تعریف، دونوں کی مقداریں اور ان دونوں میں سے جس مد کی مقدار دوسرے مد کے مقابلے میں زیادہ کرنا جائز ہو مدلل بیان کیجئے؟

تیسرا باب وقف کے بیان میں

وقف کے معنی:۔ اصطلاح تجوید میں وقف کے معنی اس کلمے پر جو اپنے بعد کے کلمے سے ملا کر نہ لکھا گیا ہو کیفیت وقف کے موافق آواز اور سانس کو توڑ کر آگے قرأت کی نیت سے تھوڑی دیر ٹھیرنا۔ اگر وقف کرنے کے بعد آگے قرأت کی نیت نہ ہو تو اس کو اصطلاح میں قطع کہتے ہیں۔

کیفیاتِ وقف ۔ کیفیاتِ وقف تین ہیں۔ اسکان۔ اشمام۔ اور روم۔

اسکان:۔ اسکان کے معنی یہ ہیں کہ جس کلمے پر وقف کرنا ہو اس کے آخری حرف کو (اگر متحرک ہو) اس طرح ساکن کیا جائے کہ حرکت کا ذرہ بھر شائبہ نہ رہے، اس کو وقف بالاسکان کہتے ہیں، وقف بالاسکان ہر صورت میں جائز ہے خواہ حرف ساکن ہو یا متحرک، حرکت اصلی ہو یا عارضی فتحہ ہو یا ضمہ یا کسرہ جیسے یَعْلَمُوْنَ، یَوْمِ الدِّیْنِ، یَکَادُ الْبَرْقُ، عَلَیْهِمْ، اُنْذِرِ النَّاسَ وغیرہ

اِشمام:۔ اشمام کے معنی یہ ہیں کہ جس کلمہ پر وقف کرنا ہو اس کا آخری حرف اگر مضموم ہو تو اس کو ساکن کر کے ہونٹوں کو غنچے کی طرح گول بنا کر ضمہ کی طرف اشارہ کیا جائے اس کو وقف بالاشمام کہتے ہیں، وقف بالاشمام صرف ضمے میں ہوتا ہے جیسے نَسْتَعِیْنُ وغیرہ

روم:۔ روم کے معنی یہ ہیں کہ جس کلمے پر وقف کرنا ہو اس کے آخری حرف کی ایک تہائی یعنی ⅓ حرکت ادا کی جائے، اس کو وقف بالروم کہتے ہیں۔ وقف بالروم ضمے اور کسرہ میں ہوتا ہے فتحے میں قراء کے نزدیک مروی نہیں ہے۔

اگر کلمہ کا آخری حرف ساکن ہو یا حرکت عارضی ہو تو ان دونوں صورتوں میں صرف اسکان کیساتھ وقف ہوگا، روم اور اشمام نہ ہوگا جو تاء وقف میں ہائے ساکنہ سے بدل جاتی ہے اسمیں بھی روم اور اشمام جائز نہیں ہیں ائمہ محققین کے نزدیک میم جمع میں بھی روم اور اشمام جائز نہیں ہیں

جس ہائے ضمیر مضموم سے ماقبل ضمہ یا واو ساکن اور مکسور کے ماقبل کسرہ یا یائے ساکن ہو تو

ان صورتوں میں بعض ائمہ کے نزدیک ہائے ضمہ میں بحالت وقف روم اور اشمام جائز نہیں ہیں، اور بعض کے نزدیک جائز ہیں جیسے لَا تَخْلِفُہٗ ، عَقَلُوْہُ ، وَشَرَّ دُہٗ ، یُخْرِجُہٗ ، لَا رَیْبَ فِیْہِ ، اِلَیْہِ وغیرہ۔ اور اگر ہائے ضمیر مضموم کے ماقبل فتحہ یا الف ہو، یا واؤ اور یا کے علاوہ کوئی اور حرف ساکن ہو تو تمام قراء کے نزدیک بالاتفاق روم اور اشمام جائز ہیں۔

وقف کرنے کا قاعدہ :- وقف کرنے کا قاعدہ اور طریقہ یہ ہے کہ جس کلمہ پر وقف کیا جائے اس کے آخری حرف پر اگر دو زبر کی تنوین ہو تو اس کو الف سے، اگر گول تا ہو تو اس کو ہائے ساکنہ سے بدل دیا جائے، اور اگر ایک زبر یا ایک یا دو زیر یا پیش ہوں تو ان حرکتوں کو حذف کر کے حرف کو ساکن کر دیا جائے اور آواز اور سانس کو توڑ دیا جائے۔ وقف کی حالت میں ہائے ضمیر کا صلہ حذف ہو جاتا ہے۔

علاماتِ وقف۔ آیات (○) پر وقف کرنا سنت اور تمام اوقاف سے زیادہ پسندیدہ ہے اس کے بعد میم (م) کا مرتبہ ہے جس کو وقف لازم کہتے ہیں اس کے بعد طاء (ط) کا مرتبہ ہے جس کو وقف مطلق کہتے ہیں، اس کے بعد (ج) کا مرتبہ ہے جس کو وقف جائز کہتے ہیں اس کے بعد زاء (ز) کا مرتبہ ہے جس کو وقف مجوّز کہتے ہیں اس کے بعد صاد (ص) کا مرتبہ ہے جس کو وقفِ مرخص کہتے ہیں۔ ان علامات وقف میں سے اگر کسی جگہ وقف کر لیا جائے تو ماقبل سے لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس کے بعد سے ابتدا کرنا چاہئے اگرچہ آیت لا (○ٓ) ہو۔

ان اوقاف میں ترتیب اور مراتب کا خیال رکھنا چاہئے، یعنی آیت کو چھوڑ کر غیر آیت پر، یا میم کو چھوڑ کر طاء پر، یا طاء کو چھوڑ کر جیم پر وقف کرنا مناسب نہیں ہے، بلکہ آیت پر یا ان اوقاف میں سے جو وقف اولیٰ ہو وہاں ٹھیرنا چاہئے۔ وقف اولیٰ کو چھوڑ کر غیر اولیٰ پر ٹھیرنا نہیں چاہئے

غیر علامات وقف پر وقف کرنے کا حکم :- اگر کسی ایسی جگہ وقف کیا جائے جہاں وقف کی کوئی علامت نہ ہو یا کوئی علامتِ وصل ہو تو ماقبل سے دو ایک کلمہ لوٹا کر پڑھنا چاہئے جس کو اعادہ کہتے ہیں جیسا کہ مقدمہ میں گزرا۔

جس جگہ صرف لا ہو وہاں وقف نہ کرنا چاہئے اور اگر سانس ٹوٹنے کی وجہ سے وقف

کر لیا جائے تو ما قبل سے لوٹانا ضروری ہے۔

تنبیہ:۔ یہ جو مشہور ہے کہ وقف لازم پر وقف کرنے والا کافر یا گنہگار ہوتا ہے یہ بالکل غلط اور بے اصل ہے، تاوقتیکہ احکام و آیات قرآنی کا انکار یا فرمانِ خداوندی کے خلاف عمل نہ کرے، کافر یا گنہگار نہیں ہو سکتا۔

مَآءً ، سَوَآءً اور قُرَآءً پر جب وقف کیا جائے تو ہمزہ کے بعد اگرچہ الف لکھا ہوا نہیں ہے لیکن قاعدے کے لحاظ سے وقف میں ہمزہ کے بعد الف ضرور پڑھنا چاہئے۔

وقف میں رسم خط کا اتباع:۔ وقف رسم خط کے تابع ہوتا ہے، جو کلمہ جس طرح لکھا جاتا ہے وہ وقف میں اسی طرح پڑھا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے لٰكِنَّا الظُّنُوْنَا اور اَلرَّسُوْلَا وغیرہ میں اگرچہ بحالت وصل الف نہیں پڑھا جاتا اور عربی کے قاعدے سے پڑھنا بھی نہیں چاہئے۔ لیکن یہ تمام کلمات الف کے ساتھ لکھے گئے ہیں، اور یہ قاعدہ ہے کہ وقف رسم خط کے تابع ہوتا ہے اس لئے ان الفاظ کا الف وقف میں ضرور پڑھا جائے گا۔ اسی طرح جس کلمے کے آخر کا کوئی حرف رسماً محذوف ہو یعنی لکھا نہ گیا ہو تو وہ حرف وقف میں بھی محذوف ہی رہے گا جیسے سورۂ نساء میں وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ سورۂ یونس میں نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ سورۂ رعد میں مَتَابِ اور عِقَابِ سورۂ بنی اسرائیل میں وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ، سورۂ شوریٰ میں وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ سورۂ قمر میں يَدْعُ الدَّاعِ سورۂ علق میں سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ سورۂ نور میں اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ سورۂ زخرف میں يٰاَيُّهَ السَّاحِرُ، سورۂ الرحمٰن میں اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ان تمام مقامات میں يُؤْتِ نُنْجِ، مَتَابِ، عِقَابِ اور دَاعِ، کے آخر سے یاء يَدْعُ، يَمْحُ سَنَدْعُ کے آخر سے واو، اور اَيُّهَ کے آخر سے الف محذوف ہے لہٰذا وقف میں بھی یہ حروف محذوف ہی رہیں گے، سورۂ نمل میں جو فَمَا اٰتٰنِ اللّٰهُ ہے اس کی یا بھی اگرچہ نہیں لکھی ہوئی ہے۔ کیونکہ یہ لفظ رسم خط مصحف عثمانی میں اس طرح لکھا گیا ہے" فَمَا اٰتٰنِ اللّٰهُ " اور بعد میں عجمیوں کی سہولت کی غرض سے نون کے اوپر خلاف قیاس ایک چھوٹی سی یا ر بھی بایں صورت فَمَآ اٰتٰنِۦَ اللّٰهُ لکھ دی گئی ہے۔ حفص حالتِ وصل میں اس یار کو مفتوح پڑھتے ہیں، اس لئے وقف میں اس یار کو ثابت رکھ کر یا بسِد وقف کر کے اٰتٰنِیْ اور اتباع رسم خط کی وجہ سے حذف کر کے نون پر وقف کرنا اور اٰتٰانْ پڑھنا

دونوں طرح جائز ہے۔

سورۂ کہف میں لفظ لٰکِنَّا هُوَ اللّٰهُ ، سورۂ احزاب میں الفاظ اَلظُّنُوْنَا ، اَلرَّسُوْلَا ، السَّبِيْلَا ،
سورۂ دہر میں الفاظ سَلٰسِلَا ، پہلا قَوَارِيْرَا اور تمام قرآن شریف میں لفظ اَنَا جو واحد متکلم کی ضمیر مرفوع
منفصل ہے۔ ان تمام کلمات کا الف حالت وقف میں پڑھنا چاہیئے ، وصل میں نہ پڑھنا چاہیئے
لیکن سَلٰسِلَا پر وقف بغیر الف کے بھی جائز ہے یعنی سَلٰسِلْ باقی الفاظ پر بغیر الف کے وقف جائز
نہیں ہے ، سورۂ دہر کے دوسرے قَوَارِيْرَا میں الف نہ وصل میں پڑھنا چاہیئے نہ وقف میں۔

تماثل فی الرسم کا حکم اور اس کی مثالیں : جو حرف تماثل فی الرسم یعنی کتابت میں ہم شکل ہونے کی وجہ سے محذوف ہو یعنی لکھا نہ گیا ہو تو وہ حذف
شدہ حرف وقف میں بھی ثابت رکھا اور پڑھا جانا چاہیئے اور وصل میں بھی جیسے مَآءً ، سَوَآءً ، تَرٰٓءَا
جَآءُوْ ، شَآءَ ، يَشَآءُ ، دُفْءٌ ، تَلْوٗا ، دَاوٗدَ ، يَسْتَحْيٖ اور يُحْيٖ وغیرہ۔

پہلی تین مثالوں میں ہمزہ اور ہمزہ کے بعد کے الف کی شکل ، چوتھی ، پانچویں ، چھٹی اور ساتویں
مثالوں میں ہمزہ کی شکل ، آٹھویں اور نویں مثالوں میں ایک واو اور آخر کی دونوں مثالوں میں ایک یاء
محذوف ہے ، پس یہ حذف شدہ حروف وقف میں بھی پڑھے جائیں گے اور وصل میں بھی۔

(سوالات)

وقف کی تعریف اور وقف کرنے کا طریقہ بیان کیجئے ! وقف بالاسکان ، وقف بالاشمام ،
وقف بالروم ، کس کو کہتے ہیں ، اور یہ تینوں وقف کون کونسی حرکت میں ہوتے ہیں۔

خاتمہ

یہاں وہ صفات عارضہ جو کلیتہ ہر جگہ نہیں آتے اور بعض وہ جزئیات جو روایت سیدنا حفص رہ کی تکمیل کے لئے ضروری ہیں بیان کرتے ہیں۔

(۱) تسہیل :- ہمزہ کو ہمزہ کے مخرج اور اس کی حرکت کے مناسب حرف مد کے مخرج کے درمیان سے ادا کرنا۔ اس کی دو قسمیں ہیں، واجب[1] اور جائز[2]۔ سورۂ فصلت کے لفظ ءَ اَعْجَمِیٌّ وَّ عَرَبِیٌّ کے دوسرے ہمزہ کی تسہیل واجب ہے ءٰٓ الذَّكَرَيْنِ جو سورۂ انعام میں دو جگہ آیا ہے آٰلْـٰٔنَ جو سورۂ یونس میں دو جگہ آیا ہے آٰللّٰهُ اَذِنَ سورۂ یونس میں اور آٰللّٰهُ خَيْرٌ سورۂ نمل میں، ان تینوں کلمات میں تسہیل اور ابدال دونوں جائز ہیں، لیکن تسہیل سے ابدال اَولیٰ ہے۔

(۲) ابدال :- ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے مناسب حرف مد سے بدلنا۔ متحرک ہمزہ کا ابدال بروایت حفصؒ انھیں تین لفظوں میں ہے جن میں تسہیل جائز بیان کی گئی ہے۔

(۳) اِشْمَام :- پڑھنے کے وقت حرف مضموم کو ساکن کرکے ہونٹوں کو غنچے کی طرح گول بنا کر ضمے کی طرف اشارہ کرنا۔ اشمام بحالت وصل حفصؒ کے نزدیک صرف لفظ تَاْمَنَّا کے پہلے نون میں ادغام کے وقت ہے اور یہ سورۂ یوسف میں آیا ہے یہ لفظ اصل میں لَا تَاْمَنُنَا تھا اس میں دو نون ہیں پہلا مضموم، دوسرا مفتوح، اور لا نفی کا ہے۔ پہلے نون کو ساکن کرکے دوسرے نون میں ادغام کر دیا گیا لَا تَاْمَنَّا ہو گیا پہلے نون کے ادغام کے وقت اشمام ضروری ہے۔

(۴) روم :- ایک تہائی حرکت پڑھنا بحالت وصل حفصؒ کی روایت میں روم بھی صرف اسی لَا تَاْمَنَّا کے پہلے نون میں اظہار کے وقت ہے۔ پہلے نون کا جب اظہار کیا جائے تو اس نون کے ضمے کے دو حصے گرا کر صرف ایک تہائی یعنی یلے حرکت ادا کی جائے۔ بغیر اشمام کے ادغام اور بغیر روم کے اظہار جائز نہیں ہے بلکہ ادغام کی حالت میں اشمام اور اظہار کی حالت میں روم ضروری ہے۔

(۵) صورتِ نقل :- حقیقی نقل کے معنی ہیں ہمزۂ اصلی کی حرکت نقل کرکے ماقبل کے اس ساکن

حرف کو دینا جبکہ وہ مدہ نہ ہو اور ہمزہ کو حذف کر دینا جیسے قَدْ أَفْلَحَ کے ہمزہ کی حرکت نقل کر کے دال کو دی جائے اور ہمزہ کو حذف کر کے قَدَ فْلَحَ یعنی دال کو مفتوح اور فاء سے ملا کر پڑھا جائے جیسا کہ بعض روایات میں آیا ہے، اس کو نقل حرکت کہتے ہیں لیکن حفص کی روایت میں حقیقۃً نقل نہیں ہے بلکہ صورۃً نقل ہے جیسا کہ سورۂ حجرات میں لفظ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ کے لام میں ہے اس میں حقیقی نقل حرکت اس وجہ سے نہیں ہے کہ لام کے پہلے اور بعد دونوں ہمزہ وصلی ہیں، درمیان کلام میں واقع ہونے کی وجہ سے عربی کے قاعدے کی بناء پر جب دونوں ہمزۂ وصلی گر جائینگے تو اَلْ کے لام اور اِسْم کے سین میں اجتماع ساکنین واقع ہوگا اس لئے لام کو سرے کی حرکت دیدی جائے گی۔ اسی کو صورۃً نقل کہتے ہیں کیونکہ اِسْم کا ہمزہ اگر اصلی ہوتا اور اس کی حرکت نقل کر کے لام کو دی جاتی تو یہی صورت ہوتی یعنی لام پر کسرے کی حرکت آجاتی اور ہمزہ حذف ہونے کے بعد لام مکسور سین ساکن سے مل کر پڑھا جاتا لہٰذا لفظ الاسم کے لام سے پہلے اور بعد کے دونوں ہمزۂ وصل کو گرا کر اور لام کو زیر دیکر سین سے ملا کر یعنی بِئْسَ لِسْمُ الْفُسُوقُ پڑھنا چاہئے۔ اگر الاسم سے ابتداء کی جائے تو اَلِاسْمُ الْفُسُوقُ اور لِسْمُ الْفُسُوقُ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے

صورۃً نقل جس طرح لفظ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ میں پیدا ہوتی ہے اسی طرح مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ، اَنِ امْشُوا، اِنِ ارْتَبْتُمْ، طُوًى اِذْهَبْ اور ان کے مشابہ کلمات میں بھی بحالت وصل یہی صورت ہوتی ہے۔

امالہ:۔ فتحے کو کسرے کی طرف اور اس کے بعد کے الف کو یاء کی طرف اس طرح مائل کر کے پڑھنا کہ فتحہ کسرۂ مجہول اور اس کے بعد کا الف یائے مجہول کے مانند ہو جائے جیسے مجرٖیھا یہ اصل میں مَجْرٰاھَا تھا۔ راء کے فتحے کو کسرے کی طرف اور اس کے بعد کے الف کو یاء کی طرف مائل کیا مجرٖیھا ہو گیا، روایت حفص میں صرف اسی لفظ میں امالہ ہے اور یہ سورۂ ہود میں ہے، اسکے متعلق تشریح اصطلاحات میں بالتفصیل بیان کر دیا گیا ہے۔

حالت وصل میں بروایت سیدنا حفصؒ چار جگہ سکتہ واجب ہے۔ ایک سورۂ کہف میں لفظ عِوَجًا پر، دوسرا سورۂ یٰس میں مِنْ مَّرْقَدِنَا پر، تیسرا سورۂ قیامہ میں مَنْ رَاقٍ پر اور چوتھا سورۂ مطففین میں كَلَّا بَلْ رَانَ پر۔

مجھے اپنے اساتذۂ کرام سے بروایت حفصؒ بطریق شاطبی یہی چار سکتے روایۃً پہنچے ہیں، ان کے علاوہ بروایت حفصؒ علامہ شاطبی کے طریق سے اور کوئی سکتہ مجھے روایۃً نہیں پہنچا اس لیے میں انہیں چار سکتوں پر اکتفا کرتا ہوں، ان کے سوا سورۂ فاتحہ وغیرہ میں کہیں سکتہ نہ کرنا چاہیے اور عوام ناتجربہ کار لوگوں میں جو یہ مشہور ہے کہ سورۂ فاتحہ میں سات جگہ سکتہ کرنا نہایت ضروری ہے، ورنہ شیطان کا نام ہو جائے گا، یہ بالکل غلط اور بے اصل ہے، اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔

سوالات

سکتے کے کیا معنی ہیں؟ حفصؒ کی روایت میں کتنے سکتے ہیں؟ وقف اور سکتے میں کیا فرق ہے سورۂ یٰسٓ میں کلمہ مِنْ مَّرْقَدِنَا پر وقف لازم ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وقف ضرور کیا جائے اور یہاں سکتہ بھی واجب ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ سکتہ بھی ضروری ہے اور ایک وقت میں وقف اور سکتہ دونوں ممکن نہیں کیونکہ وقف میں سانس کا توڑنا ضروری اور سکتہ میں سانس کا نہ توڑنا ضروری ہے، یہاں جب سکتہ کیا جائے گا تو وقف نہ ہوگا اور جب وقف کریں گے تو سکتہ ادا نہ ہوگا تو ایسی حالت میں کیا کرنا چاہیے کہ وقف لازم اور سکتہ واجبہ دونوں پر عمل ہو جائے اس کو مفصل اور مدلل بیان کیجیے؟

سورۂ آل عمران میں لَاۡاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ سورۂ توبہ میں وَلَاۡاَوْضَعُوْا سورۂ نمل میں لَاۡاَذْبَحَنَّهٗ سورۂ والصافات میں لَاۡاِلَى الْجَحِيْمِ اور سورۂ حشر میں لَاۡاَنْتُمْ اَشَدُّ میں اگرچہ لام الف لکھا گیا ہے، لیکن ان تمام الفاظ میں لام کے بعد الف نہ پڑھنا چاہیے، نہ وصل میں، نہ وقف میں۔

سورۂ بقرہ میں وَيَبْصُۜطُ، اور سورۂ اعراف میں بَصْۜطَةً یہ دونوں لفظ اگرچہ صاد سے لکھے جاتے ہیں لیکن بروایت حفصؒ ان کو سین سے پڑھنا چاہیے اور اَلْمُصَۜيْطِرُوْنَ جو سورۂ والطور میں ہے اس کو بروایت حفصؒ سین سے اور صاد سے دونوں طرح پڑھا جاتا ہے۔ ان الفاظ میں صاد کے اوپر چھوٹا سین بھی لکھ دیا جاتا ہے۔

فِيْهٖ مُهَانًا جو سورۂ فرقان میں ہے بروایت حفصؒ اس فِيْهٖ کی ہا کے کسرے میں صلہ کر کے پڑھنا چاہیے، یعنی ہا کی حرکت کو اتنا کھینچ کر پڑھا جائے کہ ایک یائے مدہ کا تلفظ ہو، یہ صلہ

صرف حالت وصل ہی میں ہوگا، حالت وقف میں صلہ حذف ہوکر ہا ساکن ہو جائے گی جیسا کہ وقف کے بیان میں مذکور ہوا۔

سورۂ روم میں اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا میں تینوں جگہ لفظ ضعف میں بروایت حفصؒ ضاد پر زبر اور پیش دونوں ثابت ہیں یعنی ضُعف بھی جائز اور ثابت ہے اور ضعف بھی۔

بفضلہ تعالیٰ وعونہ تجوید کے تمام ضروری قواعد کا بیان ہو چکا، یہ قواعد مبتدیوں کے لئے بہت کافی ہیں، اگر ان کو اچھی طرح یاد کر کے ان کے مطابق قرآن شریف پڑھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ فاش غلطیاں نہ ہوں گی۔

جس طرح ہم نے اظہار، ادغام، قلب، اخفاء اور مد کے متعلق چند مشقی سوالات لکھے ہیں اساتذہ کو چاہئے کہ اسی طرح ان مثالوں کے علاوہ دوسرے الفاظ کی بھی مشق کرائیں اور جس حرف کا جو قاعدہ ہو اور اس حرف کے بعد جو حرف آئے طلباء جواب میں اس قاعدے اور ان دونوں حرفوں کا نام صراحتہً بیان کریں جیسا کہ ہم نے مثالوں میں نمونہ پیش کر دیا ہے۔ ہم نے طلباء کو ان قواعد کی مشق اسی طرح کرائی تو تجربہ سے یہ طریقہ بہت مفید ثابت ہوا اور تمام قواعد اس قدر جلد یاد ہو گئے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں طلبہ ہر جگہ ان قواعد کے مطابق قرآن شریف صحیح پڑھنے پر قادر ہو گئے اگرچہ اس طرح مشق کرانے میں اساتذہ کو محنت کرنا پڑے گی لیکن تاوقتیکہ اساتذہ کامل توجہ شفقت اور ہمدردی سے کام نہ کریں، مبتدی جلدی ترقی نہیں کر سکتے۔

ذیل میں وہ الفاظ لکھے جاتے ہیں جن میں رسم خط مصحف عثمانی کے اتباع کی وجہ سے الف زائد لکھا گیا ہے لیکن وہ الف پڑھنے میں نہیں آتا، ان میں بعض الفاظ ایسے بھی ہیں جن کا الف صرف وقف میں پڑھا جاتا ہے اور یہ وہی الفاظ ہیں جن کا بیان وقف کی فصل میں ہو چکا ہے۔ ان کے علاوہ باقی الفاظ کا الف نہ وصل میں پڑھا جائے گا نہ وقف میں۔ اور بعض الفاظ صاد سے لکھے گئے ہیں لیکن روایت حفصؒ سین سے ہے۔

نمبر	اس طرح لکھا گیا ہے	اس طرح پڑھا جاتا ہے	نام سورت و پارہ مع نمبر رکوع
۱	يَبْصُطُ	يَبْسُطُ	سورہ بقرہ ، سیقول ، رکوع ۱۹
۲	بَصْطَةً	بَسْطَةً	سورہ اعراف ، ولو اننا " "
۳	اَفَائِن	اَفَئِن	سورہ آل عمران ، لن تنالوا " ع ۶
۴	لَاۡ اِلَى اللّٰهِ	لَاِلَى اللّٰهِ	" " ع ۸
۵	اَنْ تَبُوْٓءَا	اَنْ تَبُوْٓءَ	سورہ مائدہ ، لایحب اللہ " ع ۵
۶	مَلَائِہٖ	مَلَئِہٖ	ہر جگہ
۷	اَنَا	اَنَ	ہر جگہ
۸	لَاۡ اَوْضَعُوْا	لَاَوْضَعُوْا	سورہ توبہ ، واعلموا ، " ع ۱۳
۹	اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا	اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَ	سورہ ہود ، ومامن دآبۃ " ع ۶
"	وَثَمُوْدَا	وَثَمُوْدَ	سورہ والنجم ، قال فما خطبکم " ع ۳
۱۰	لِتَتْلُوَا	لِتَتْلُوَ	سورہ رعد ، وما ابرئ نفسی " ع ۱۰
۱۱	لَنْ نَّدْعُوَا	لَنْ نَّدْعُوَ	سورہ کہف ، سبحٰن الذی " ع ۱۴
۱۲	لِشَایْءٍ	لِشَیْءٍ	" " " ع ۱۹
۱۳	لٰکِنَّا	لٰکِنَّ	" " " ع ۱۵
۱۴	لَاۡ اَذْبَحَنَّہٗ	لَاَذْبَحَنَّہٗ	سورہ نمل ، وقال الذین " ع ۱۴
۱۵	لِیَرْبُوَا	لِیَرْبُوَ	سورہ روم ، اتل ما اوحی " ع ۴
۱۶	الظُّنُوْنَا	الظُّنُوْنَ	سورہ احزاب ، اتل ما اوحی " ع ۱۸
۱۷	الرَّسُوْلَا	الرَّسُوْلَ	" " ومن یقنت " ع ۵
۱۸	السَّبِیْلَا	السَّبِیْلَ	" " " " ع ۵
۱۹	لَاۡ اِلَى الْجَحِیْمِ	لَاِلَى الْجَحِیْمِ	سورہ والصافات ، ومالی " ع ۲
۲۰	لِیَبْلُوَا	لِیَبْلُوَ	سورہ محمد ، حٰمٓ " ع ۵

نمبر	جس طرح لکھا گیا ہے	اس طرح پڑھنا چاہیے	نام ، سورت و پارہ مع نمبر رکوع
۲۱	نَبْلُوَا	نَبْلُوَ	سورۃ محمد ، حٰمٓ ۲۶ رکوع ع۴
۲۲	لَاَ۠اَنْتُمْ	لَاَنْتُمْ	سورۂ حشر ، قد سمع اللہ 〃 ع۵
۲۳	سَلٰسِلَا۟	سَلٰسِلَ	سورۂ دہر ، تبارک الذی 〃 ع۱۹
۲۴	قَوَارِيْرَا	قَوَارِيْرَ	〃 〃 ع۱۹

اس جدول میں جس قدر کلمات لکھے گئے ہیں ان میں خلاف قیاس الف زائد لکھا گیا ہے یہ الف صرف کتابت میں ثابت رہتا ہے ، پڑھا نہیں جاتا ۔ طلبہ کو چاہیے کہ ان تمام الفاظ کو اچھی طرح یاد کرلیں تاکہ پڑھنے میں غلطی نہ ہو ، کیونکہ ان مقامات میں الف پڑھنے سے بعض جگہ لفظ مہمل ہوجاتا اور بعض جگہ معنی بگڑ جائیں گے ۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو قرآن شریف صحیح پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین بجاہ سید المرسلین ۔ فقط ۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا وشفیعنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

خــــــادم الطلبــــــہ

محمد اظہر حسن عرف ابرار احمد صدیقی امروہی غفرلہٗ والاساتذتہٖ ولوالدیہ ولوالدیہم

ضمیمہ

ذی استعداد طلبہ اور شائقین کی معلومات کیلئے ایک مفید ضمیمہ

ہائے کنایہ کا بیان

ہائے کنایہ سے مراد واحد مذکر غائب کی ضمیر منصوب متصل و مجرور متصل ہے، یہاں ہائے مذکورہ کی صرف حرکت، سکون، صلہ یعنی اشباع حرکت اور ترک صلہ کے متعلق مختصر قواعد لکھے جاتے ہیں۔

صلے کا مطلب یہ ہے کہ ہائے ضمیر اگر مضموم ہو تو اس کے بعد ایک واؤ مدہ زیادہ اور اگر مکسور ہو تو ایک یائے مدہ زیادہ پڑھنا، اس کو اشباع بھی کہتے ہیں، اشباع کے معنی حرکت کو اتنا کھینچنا کہ اس سے حرف مدہ پیدا ہو جائے۔ واحد مذکر غائب کی ضمیر مفتوح نہیں ہوتی، صرف مضموم یا مکسور ہوتی ہے۔

ہائے ضمیر کو مکسور پڑھنے کا قاعدہ

اگر ہائے ضمیر کے ماقبل کسرہ یا یائے ساکنہ ہو تو ہائے ضمیر کو مکسور پڑھنا چاہئے جیسے بِهٖ فِيْهِ اور بِنَبِيِّهٖ وغیرہ، اس قاعدہ کلیہ سے چار الفاظ مستثنیٰ ہیں، ایک[1] وَمَآ اَنْسَانِيْهُ سورہ کہف میں دوسرا عَلَيْهُ اللّٰهَ[2] سورہ فتح میں ان ہر دو الفاظ میں بروایت حفص بجائے زیر کے پیش مروی ہے، تیسرا[3] اَرْجِهْ سورہ اعراف و شعراء میں، چوتھا[4] فَاَلْقِهْ سورہ نمل میں ان ہر دو الفاظ میں بجائے زیر کے ان سے سکون مروی ہے۔

ہائے ضمیر کو مضموم پڑھنے کا قاعدہ

جب ہائے ضمیر کے ماقبل کسرہ اور یائے ساکنہ نہ ہو تو ہائے ضمیر کو مضموم پڑھنا چاہئے جیسے لَهٗ، رَسُوْلُهٗ، اور عَنْهُ وغیرہ اس قاعدہ کلیہ سے صرف ایک لفظ مستثنیٰ ہے یعنی يَتَّقْهِ جو سورۂ نور میں آیا ہے، اس لفظ میں بجائے پیش کے زیر مروی ہے۔

ہائے ضمیر میں صلہ کرنے کا قاعدہ

جب ہائے ضمیر کے ماقبل اور مابعد متحرک ہو تو ہائے ضمیر کی حرکت میں صلہ یعنی اشباع کرنا چاہئے یعنی اگر ہائے ضمیر مضموم ہے تو اس کے بعد ایک واؤ ساکنہ مدہ اور اگر مکسور ہو تو اس کے بعد ایک یائے ساکنہ مدہ زیادہ پڑھنا چاہئے جیسے وَرَسُوْلُهٗ اَحَقُّ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وغیرہ اس قاعدہ کلیہ سے صرف ایک لفظ مستثنیٰ ہے یعنی

یَعۡضَّهُ لَکُمۡ جو سورۂ زمر میں آیا ہے' اس لفظ میں بجائے صلہ کے ترک صلہ مروی ہے

ہائے ضمیر میں ترک صلہ کرنیکا قاعدہ جب ہائے ضمیر کے ماقبل یا مابعد ساکن ہو تو صلہ نہ کرنا چاہیے جیسے اِلَیۡهِ، یَنۡهُ، اَخَاهُ، یَعۡلَمۡهُ اللّٰهُ وغیرہ اس قاعدہ کلیہ سے صرف فِیۡهٖ مُهَانًا جو سورۂ فرقان میں ہے مستثنیٰ ہے۔ یعنی بجائے ترک صلہ کے، صلہ مروی ہے۔

اِجتماعِ ساکنین کا بیان

(۱) اجتماع ساکنین کے معنی دو ساکن حرفوں کا جمع ہونا، اس کی دو قسمیں ہیں، علیٰ حَدِّہٖ [۱] اور علیٰ غیر حَدِّہٖ [۲]

اجتماع ساکنین علیٰ حدِّہٖ اگر دونوں ساکن ایک ہی کلمے میں ہوں اور پہلا ساکن حرف مدہ ہو تو اس کو اجتماع ساکنین علیٰ حدِّہٖ کہتے ہیں جیسے اَتُحَآجُّوۡٓنِّیۡ اور دَآبَّۃٌ وغیرہ یہ وقف میں بھی جائز ہے اور وصل میں بھی۔

(۲) اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدِّہٖ جب دو ساکن حرف جمع ہوں اور پہلا حرف، مدہ نہ ہو یا دونوں ساکن ایک کلمے میں نہ ہوں بلکہ دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ ایک ساکن پہلے کلمے کے آخر میں ہو اور دوسرا ساکن دوسرے کلمے کے شروع میں (خواہ پہلا ساکن حرف مدہ ہو یا غیر مدہ) تو اس کو اجتماع ساکنین علیٰ غیر حَدِّہٖ کہتے ہیں یہ صرف وقف میں جائز ہے' وصل میں جائز نہیں ہے، بحالت وصل اجتماع ساکنین علیٰ غیر حَدِّہٖ میں اگر پہلا ساکن حرف، مدہ ہو تو وہ حذف کیا جائے گا جیسے وَقَالَا الۡحَمۡدُ، وَاسۡتَبَقَا الۡبَابَ، فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ، قَالُوا الۡئٰنَ، وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوةَ عَلٰٓی اَنۡ لَّا تَعۡلُوۡا، اُوۡلُوا الۡعِلۡمِ، فِی الۡاَرۡضِ، اَلَّذِی اۡؤۡتُمِنَ۔ پہلی مثالوں میں حرف مدہ الف چوتھی، پانچویں اور چھٹی مثالوں میں واو مدہ، ساتویں، آٹھویں اور نویں مثالوں میں یائے مدہ حذف کرکے پڑھنا چاہیے، اگر پہلا ساکن غیر مدہ ہو تو اس کو عربی کے قاعدے سے کسرے کی حرکت دی جائے گی جیسے اَنِ امۡشُوۡا، اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ، وَاَنۡذِرِ النَّاسَ، مِمَّا لَمۡ یُذۡکَرِ اسۡمُ اللّٰهِ، بِئۡسَ الِاسۡمُ الۡفُسُوۡقُ وغیرہ پہلی دو مثالوں میں نون ساکن کو، تیسری اور چوتھی مثالوں میں رائے ساکن کو اور پانچویں مثال میں الاسم کے لام کو کسرے کی حرکت دی گئی، اس قاعدہ کلیہ سے

چند جزئیات کلیۂ مستثنیٰ ہیں ، ایک (۱) مِنْ کا نون جو عربی میں حرف جر ہے ، جب اس کے بعد کوئی ساکن حرف آئے تو مِنْ کے نون کو ہر جگہ مفتوح پڑھنا چاہئے جیسے مِنَ اللّٰہِ ، مِنَ النَّاسِ ، مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْا ۔ وغیرہ ۔ دوسرے (۲) میم جمع ، جب میم جمع کے بعد کوئی ساکن حرف آئے تو میم جمع کو ہر جگہ مضموم پڑھنا چاہئے جیسے عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ ، عَلَیْہِمُ الْقِتَالُ ، بِہِمُ الْاَسْبَابُ ، یُرِیْہِمُ اللّٰہُ وغیرہ تیسرے (۳) الٓمّٓ اللّٰہُ جو سورۂ آل عمران کے شروع میں ہے ، اس کے میم کو وصل میں مفتوح اور اللّٰہ کے لام سے ملا کر پڑھنا چاہئے یعنی اَلِفْ لَآمْ مِّیْمَ اللّٰہُ ۔

خاتمۂ کتاب میں جو جزئیات بیان کئے گئے ہیں وہاں پانچویں نمبر میں صورتِ نقل کی جو مثال بیان کی گئی ہے یعنی بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ اس کے لفظ الاسم میں لام سے پہلے اور بعد کے دونوں ہمزۂ وصل جب حذف ہو جائیں گے تو لام اور سین میں اجتماع ساکنین علی غیر حدّہٖ واقع ہوگا ، اس وجہ سے لام کو کسرے کی حرکت دی جائے گی ۔

(ب)

جس کلمے کے آخری حرف پر تنوین ہو اور اس کے بعد کے کلمے کے شروع میں ہمزۂ وصلی ہو اور دونوں کلموں کو ملا کر پڑھا جائے تو ہمزۂ وصلی حذف ہو جائے گا اور تنوین کے نون ساکن اور حذف شدہ ہمزۂ وصلی کے بعد کے ساکن حرف میں اجتماع ساکنین علی غیر حدّہٖ واقع ہوگا ، اس لئے تنوین کا نون ساکن مکسور پڑھا جائے گا جیسے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدُ نِ اللّٰہُ الصَّمَدُ ، طُوًی نِ اذْھَبْ ، لُّمَزَۃِ نِ الَّذِیْ ، خَبِیْثَۃِ نِ اجْتُثَّتْ خَیْرَ نِ الْوَصِیَّۃُ ، بِزِیْنَۃِ نِ الْکَوَاکِبِ وغیرہ

تنوین کے متعلق تشریح اصطلاحات میں بالتفصیل بیان کر دیا گیا ہے ، وہاں دیکھ لیا جائے

اجتماع ساکنین علی غیر حدّہٖ کے وقف میں برقرار رہنے اور جائز ہونے کی صورت یہ ہے کہ کسی کلمے کا قبل آخر ساکن غیر مدہ ہو اور اس کلمے پر وقف کیا جائے تو وقف کی وجہ سے حرف [illegible] جائے گا جیسے اَلسِّحْرُ ، اَلْقَدْرُ ، شَھْرٍ ، مِنْ کُلِّ اَمْرٍ ، یُسْرٌ ، حَتّٰی

تمت